SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Friday, July 24, 2009

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن تَنصُرُواْ ٱللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ - وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فَتَعْسًا لَّهُمْ
وَأَضَلَّ أَعْمَٰلَهُمْ - ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُواْ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَٰلَهُمْ - " أَفَلَمْ يَسِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ
فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَٰفِرِينَ أَمْثَٰلُهَا - ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ مَوْلَى ٱلَّذِينَ
ءَامَنُواْ وَأَنَّ ٱلْكَٰفِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ -

ترجمہ: اہل ایمان اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔ اور جو کافر ہیں ان کے لیے ہلاکت ہے اور وہ ان کے اعمال کو برباد کر دے گا۔ یہ اس لیے کہ اللہ نے جو چیز نازل فرمائی انہوں نے اس کو ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے اعمال اکارت کر دیے۔ کیا انہوں نے ملک میں سیر نہیں کی تاکہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟ اللہ نے ان پر تباہی ڈال دی اور اسی طرح کا (عذاب) ان کافروں کو ہو گا۔یہ اس لیے کہ جو مومن ہیں ان کا اللہ کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔

سورۃ محمد(آیات ۷ تا ۱۱)

سینیٹر راجہ ظفر الحق: جناب والا! آواز نہیں آ رہی ہے، recording میں کوئی خرابی ہے۔

Mr. Chairman: In future recording system should be checked before start of the session.

سینیٹر راجہ ظفر الحق: بالکل یہ ہونا چاہیے۔

Panel of Presiding Officers

Mr. Chairman: First of all I announce the Panel of the Presiding Officers. In pursuance of Sub-Rule 1 of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a Panel of Presiding Officers for the 55th Session of the Senate of Pakistan:

1. Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi
2. Mr. Adnan Khan
3. Mr. S.M. Zafar

اب ہم ہاؤس کی sense لے لیتے ہیں کہ Question Hour کو defer کر دیا جائے اور President's Address پر جو discussion ہے اس کو آج complete کر لیا جائے۔ جی وسیم سجاد صاحب اس کے بارے میں آپ اپنی رائے دیں۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد حزب اختلاف): جناب! عرض یہ ہے کہ President's Address پر کافی باتیں ہو چکی ہیں اور اس دوران کئی نئے issues سامنے آ گئے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا ہے اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا، اس کو close سمجھا جائے تاکہ جو دوسرے legal issues ہیں خصوصاً adjournment motions وغیرہ آ سکیں۔ جناب! آپ جانتے ہیں کہ President's Address کے دوران کوئی دوسرا issue نہیں آ سکتا۔ اگر Leader of the House بھی اس پر اتفاق کریں تو اس کو ہم close تصور کریں اور Minister Sahib کو جب بھی convenient ہو اس پر closing speech کر دے۔ آج ہم دیگر issues پر توجہ دیں خصوصی طور پر جو ملک میں loadshedding ہو رہی ہے، لوگ ایک کرب سے گزر رہے ہیں، مہنگائی آسمانوں پر پہنچی ہوئی ہے، بے روزگاری کا

جو حال ہے اس کا سب کو پتا ہے ، انڈسٹری بند ہو رہی ہے ، agriculture کا جو حال ہے اس کے بارے میں کس کو پتا نہیں ہے، rural areas کے حالات کا تو ہمیں اخبارات کے ذریعے بھی پتا نہیں چلتا۔ وہا ں پر جو لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے جیسے بجلی کی کمی ، tube wells بند ہیں، وہاں پر زندگی اجیرن ہو رہی ہے۔ اس طرف اخبارات کی کیونکہ توجہ نہیں ہے اس لیے ہمیں پتا نہیں چلتا۔ لہٰذا بہت سے ایسے issues ہیں جیسے وزیرستان اور سوات کا معاملہ ہے اور ہمارے borders پر جو انڈیا کی طرف سے جو چیزیں ہو رہی ہیں، میرے خیال میں ان پر توجہ دینے کی ضرورت ہے لہٰذا اگر Leader of the House agree کریں تو President's Address کو close سمجھا جائے اور دیگر issues پر توجہ دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ I will endorse what the Leader of the Opposition has proposed. جناب! پورے سال میں اراکین کو دو مواقع ملتے ہیں جن پر وہ ہر قسم کے issues پر بات کر سکتے ہیں، ایک بجٹ پر اور دوسرا Presidential Address پر۔ اس بار چھ مہینوں کے اندر دو دفعہ President's Address ہوا ہےاور پھر بجٹ کے موقع پر بہت سے issues لیے گئے۔ اب اس وقت جتنے important issues ملک کے اندر ہیں ان کو لیا جائے اس طرح یہ ہماری fair approach ہو گی ۔ اس میں وزیر صاحب کے wind up کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر discussion ہو چکی ہے، اراکین نے اپنے sentiments express کر دیے ہیں۔ اب item نمبر4 کو ٹیبل کریں، approve کریں اور close کر دیں. and you don't have to wait for another one day.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جناب بخاری صاحب۔

Syed Nayyer Hussain Bokhari (Leader of the House): Thank you Mr. Chairman, no doubt

جو Opposition side سے suggestion ہے even in the Presidential Address we could raise the day today affairs. لیکن میں یہ سمجھتاہوں کہ Presidential Adress پر بہت سارے issues raise بھی ہوئے اور we want to make a reply for that also.

یقیناً اگر باقی اراکین اس پر تقریر نہ بھی کریں توجو issues raise کیے گئے تھے ان کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔

(اراکین: جناب چیئرمین! آواز باکل نہیں آ رہی ہے۔)

جناب چیئرمین: میرے خیال میں سسٹم بہت پرانا ہے اس لیے recording disturb ہو رہی ہے - ایسا کر لیتے ہیں تھوڑا loudly بول لیتے ہیں 15 minutes کے لیے adjourn کر لیتے ہیں۔ So we adjourn the House for 15 minutes.

(Then the House was adjourned for 15 minutes)

(The House reassembled at 11.20 a.m. with the Chairman, Mr. Farooq Hamid Naek in the Chair.)

جناب چیئرمین: ہمارے sound system کے computer میں کچھ خرابی آگئی ہے، جس کی وجہ سے اب یہ manual پر کیا گیا ہے اور جس ممبر کا question ہوگا اسی کو mike on کرنا پڑے گا، یہ اب auto پر نہیں ہے۔ اس میں problem آیا ہے۔ یہ technical fault ایک دم آئی ہے۔ Record ہوگا بالکل record ہوگا۔ اچھا کیا وسیم صاحب نہیں ہیں اور بخاری صاحب بھی نہیں ہیں؟

میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ point of orders ہوں گے۔ اس کے لیے slot رکھ دی گئی ہے اور آپ کو بالکل موقع دیا جائے گا۔ زاہد خان صاحب آپ بھی آجایا کریں جب meetings ہوتی ہیں کیونکہ حاجی صاحب تو اس میں موجود تھے۔ بخاری صاحب اور تمام ممبران سے عرض ہے کہ کچھ technical fault آیا ہے computer میں جس کی وجہ سے اب یہ system manual ہے۔ جو بھی ممبر بولے گا صرف اسی کا mike on ہوگا۔ So, we apologize for this. These are defects and we have to manage it. Otherwise یہ بالکل ٹھیک کام کر رہا تھا۔ وہ بات ہو رہی تھی on the Address of the President. جیسے وسیم سجاد صاحب نے فرمایا کہ اس کو close کردیا جائے۔ اگر House کا sense ہے تو اس کو close کردیتے ہیں اور Tuesday کو جیسے بخاری صاحب چاہتے ہیں------

سینیٹر وسیم سجاد: میرے خیال میں اب جو بات چیت ہوئی ہے تو آج item No.4 move کرکے اس کو ختم کردیں۔

جناب چیئرمین: بابر اعوان صاحب ابھی آئے تھے اور وہ winding up speech کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کا انتظار کر لیتے ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب ! Leader of the House and the Leader of the Opposition دونوں سے یہ بات کر لی ہے اور اس میں Opposition نے cooperate کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو ختم کر دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں ٹھیک ہے بابر صاحب بھی آگئے ہیں۔ بابر صاحب یہ جو President's Address پر discussion ہے اس پر sense یہی ہے کہ اس کو close کر دیا جائے اور Motion put کر دیا جائے۔ اگر آپ اور بخاری صاحب agree کرتے ہیں تو we will just put the Motion before the House.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیرالدین بابر اعوان (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے تھوڑی سی تاخیر اس لیے ہوئی کیونکہ واپڈا کے issue پر energy crises meeting تھی، اس میں ،میں بھی تھا اس لیے میں معذرت چاہتا ہوں آپ تمام لوگوں سے اور معزز ایوان سے بھی۔ This is a very good gesture. ہم اس کو appreciate کرتے ہیں اور آگے بڑھنے کے لیے یہ بہت اچھی بات ہے اس لیے میں leader of the House سے کہتا ہوں کہ وہ Motion put کریں اور اس Motion کو ہم unanimous word of thanks بھی سمجھتے ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ when it is unanimous اس میں مزید کسی تقریر کی کوئی ضرورت ہے تاکہ آپ کا وقت بچایا جائے اور ایوان آگے بڑھے اور جو عام قومی مسائل ہیں ان پر ہم بات کریں۔ So, I will request the Leader of the House to put it before the House.

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: شکریہ جناب چیئرمین۔ اس issue پر جیسا کہ بابر اعوان صاحب نے بھی کہا اور وسیم سجاد صاحب نے بھی کہا کہ

تقاریر اس سے پہلے ہو چکی تھیں اور آج ہم سمجھ رہے تھے کہ جو item No.4 ہے، ....we move that

جناب چیئرمین: ایسا کرتے ہیں کہ Question Hour بھی لے لیتے ہیں، Leave applications بھی لینی ہیں تو میرے خیال میں پہلے leave applications لے لیتے ہیں اور Question Hour آخر میں لے لیتے ہیں اور اس کے بعد points of order بھی لے لیں گے۔

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جناب ایس ایم ظفر صاحب ذاتی مصروفیات کی بناپر گزشتہ 54 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 5 اور 20 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ہارون خان نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید ظفر علی شاہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 24 جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب گل محمد لاٹ صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 24 جولائی تا 7 اگست کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 24 جولائی تا 7 اگست کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ فرح عاقل صاحبہ نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سیدصمصام علی شاہ بخاری، وزیر مملکت برائے اطلاعت و نشریات نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 24 تا 30 جولائی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

In terms of the provision of Rule 16, clause 1 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, the House is informed that Senator Dr. Javed Leghari has resigned his seat in the Senate with effect from 21st July, 2009.

Now, Babar sahib please item No.3.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Thank you Mr. Chairman. I beg to lay before the Senate the Competition Commission of Pakistan Annual Report 2008 alongwith statement of accounts certified by the auditors, as required under sub-Section (2) of Section 22 of the Competition Ordinance, 2007 (LII of 2007).

Mr. Chairman: Report stands laid. Now, we take up item No.4, already moved by Syed Nayyar Hussain Bokhari, Leader of the House on 21st April, 2009 regarding further discussion on the President's Address. As the consensus is to close the discussion and there is no need for any winding up speech from the Minister, so I put the Motion before the House. The Motion is that House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on 28th March, 2009.

(The motion was carried.)

Questions and Answers

Mr. Chairman: The Motion is carried unanimously. Now, we may take up the questions. Abbas Khan sahib.

سینیٹر عباس خان: جناب اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا ہے۔

جناب چیئرمین: بخاری صاحب۔ میں ابھی دیکھ رہا تھا کہ دو، تین
سوالات ایسے ہیں جن کے جوابات ministries نے نہیں دیے۔ So, please look into
it and assurance دیں کہ future میں یہ نہیں ہونا چاہیے۔ دیکھیں questions آتے
ہیں، the members want to know what is happening in the various departments of
the Government اور اگر اس طرح ہونے لگے کہ
reply not received, that does not give a good reflection on the working of the Government. So, please look into it and see to it that in future the answers are received within time.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Sir, I assure that they should come with reply.

Mr. Chairman: Next question, Talha Mahmood sahib. On his behalf Dr. Ismail Buledi.

2. ***Senator Muhammad Talha Mahmood Aryan:** Will the Minister for Defence be pleased to state the amount collected as airport fee/tax during the last three years and the details of its utilization?

Ch. Ahmed Mukhtar: Year wase collection of Government Airport Tax and Foreign Travel Tax is as under:

Year	Government Airport Tax		Foreign Travel Tax
	Domestic	International	
2005-2006	69,968,960	664,332,600	2,214,367,500
2006-2007	66,232,740	713,890,900	2,422,224,000
2007-2008	62,082,940		

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! یہ جو پوچھا گیا ہے کہ airport tax کتنا وصول کیا گیا ہے اور یہ جو رقم نیچے دی گئی ہے، CA والے بہت زیادہ ٹیکس ائرپورٹ پر وصول کرتے ہیں۔ اگر ائرپورٹ پر سہولت دیکھی جائے تو کچھ نہیں ہے۔ کوئٹہ ہمارا capital ہے، وہاں پر ایک ہی ائرپورٹ ہے، وہاں پر بیٹھنے کے لیے کرسیاں نہیں ہیں۔ میں نے دو دفعہ لکھا ہے کہ وہاں پر باتھ روم نہیں ہے۔ انٹرنیشنل ائرپورٹ ہے وہاں پر کوئی سہولت نہیں ہے۔ گوادر، تربت ، پنجگور اور دوسرے علاقے بھی ہیں ۔ بلوچستان ،سرحد اور سندھ میں اگر آپ جا کر دیکھیں ---

جناب چیئرمین: آپ سوال کیجیئے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرا سوال ہے کہ وزیر صاحب یہ بتائیں اور ایک کمیٹی بنائیں جو جا کر CA کی انکوائری کرے کہ یہ جو ٹیکس وصول کرتے ہیں یہ پیسے کہاں پر خرچ کرتے ہیں؟ ائرپورٹس پر مسافروں کے لیے جو سہولت ہونی چاہیے وہ کیوں نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: وزیر برائے دفاع، بابر صاحب! وزیر برائے دفاع کدھر ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : ابھی تو ادھر موجود تھے اب کدھر گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: بخاری صاحب! کدھر گئے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! یہ مذاق ہے، یہ ہاؤس چلانا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : بخاری صاحب! کدھر گئے ہیں۔ Who is going to answer this question

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان : میں ابھی ان کو بلا لیتا ہوں۔ ایوان کے ساتھ مذاق اس لیے نہیں ہوگا کہ یہ مذاق اگر آج ہوا ہے تو یہ mike system کی وجہ سے ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین: وہ ابھی آ جاتے ہیں تب تک Narcotics we take up….

Next question Afia Zia sahiba. Question No 5. کے وزیر موجود ہیں کہ نہیں۔

5. *Senator Afia Zia: Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state:

(a) whether any public awareness campaign has been launched against the use of narcotics in the country, if so, its details and out come; and

(b) the steps taken by the Government to control sale of narcotics in the country?

Nawabzada Khawaja Muhammad Khan Hoti: The reply is being processed and will be placed before the House on the next Rota Day.

سینیٹر عافیہ ضیا : جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: اس کا بھی جواب نہیں آیا۔ بابر صاحب دیکھیں It is not a good reflection.

سینیٹر کلثوم پروین: اس کا جواب تو میں خود دے سکتی ہوں میں خود اس کی چیئرمین رہی ہوں۔ اس کا جواب تو میں خود دے سکتی ہوں وزارت نے کیوں جواب نہیں دیا؟

جناب چیئرمین: بالکل آپ کی بات صحیح ہے۔

سینیٹر کلثوم پروین: کیونکہ یہ میرے علم میں بھی ہے کہ اس کی آگاہی کے لیے کیا کام ہوا - ٹی وی ،پر ریڈیو پر اشتہارات دیئے گئے ہیں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سیمینار ہوئے ہیں، اس کا جواب کیوں نہیں دیا گیا؟ منسٹری کیوں سو رہی ہے انہوں نے چھ ماہ بعد بھی جواب نہیں دیا۔ جناب والا! اس چیز پر ایکشن لیں۔

جناب چیئرمین: دیکھیں اس کو ہم next rota day پر لے آتے ہیں، یہ آپ کا بھی اور عباس صاحب کا بھی۔ عباس صاحب کا اور عافیہ صاحبہ آپ کا بھی سوال it will come on the next rota day اور بابر صاحب please see to it that the reply does come.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: شکریہ جناب چیئرمین! ان کے
سوالات کے جوابات 5 and 6 کےجو تھے ان کے بارے میں I called an
explanation yesterday and what I learnt is کہ next rota day کے لیے یہ دو سوال
defer ہوئے ہیں۔ فائل کے اوپر یہ لکھا ہوا تھا but I assure you that I will get the
answers on the next rota day.

Mr. Chairman: Both the questions should be listed on the next rota day.

سینیٹر طارق عظیم خان: وزرا آتے ہی نہیں ہیں۔

This is nothing new. Can the Leader of the House assure us that next time the minister will be present, especially when the question comes?

جناب چیئرمین: جی بخاری صاحب! طارق عظیم صاحب نے کہا ہے کہ
ہر دفعہ وزیر صاحب نہیں ہوتے۔ جواب نہیں آتا آپ assurance دیں۔

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: طارق عظیم صاحب کی اطلاع کے
لیے عرض ہے کہ اس منسٹری کے منسٹر کوئی نہیں ہیں لیکن I assure that we
will do it. There is an assurance committee if nobody is here, of course you can take it up but let us not presume that nobody will be here. Let us believe each other.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ Next question Talha Mahmood.

7. *Senator **Muhammad Talha Mahmood Aryan:** Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state:

(a) the quantity and estimated value of narcotics seized in the country since January 2007; and

(b) whether the said Narcotics have been disposed off, if so, the procedure adopted for its disposal?

Nawabzada Khawaja Muhammad Khan Hoti: (a) The quantity and estimated value of narcotics seized in the country since January, 2007 to 30th November, 2008 is attached as Annex-A.

(b) The narcotics are disposed off by burning through drug burning ceremony at the earliest, after decision by the CNS Court.

Decision for disposal of drugs burning is obtained from concerned CNS Special Court and the responsibility of sampling of drugs is assigned to a judicial magistrate by the concerned Court. Therefore, a drug burning ceremony is held in the presence of concerned Judges/Magistrates, which is attended by dignitaries/Government functionaries and judiciary. Concerned judges also sign the drug burning certificates/memo.

Annex-A

QUANTITY AND ESTIMATED VALUE OF SEIZED DRUG 2007—2009

Kind of D	year	Quantity of Drug Seized (in kg.)	Estimated value of Seized Drug for 1 kg in Domestic Market (Pak. Rupees)	Estimate value of Total Seized Drug in Domestic Market (Pak. Rupees)	Estimated value of Seized Drug for 1 kg in International Market (US$)	Estimate value of Total Seized Drug in International Market (US$)
Opium	2007	10219.165	16041	163925626	31500	321903698
	2008	14783.680	17976	265751432	35000	517428800
	2009%	1691.872	18649	31551221	36000	60907392
	Total	**26694.717**	—	**461228778**	—	**900239890**
Morphine Base	2007	1820	115000	209300000	Not Held	
	2008	3614.220	115000	415635300	Not Held	
	2009%	0	0			
	Total	**5434.22**		**624935300**	**0**	**0**
Hashish	2007	18655.160	9890	184499532	9000	167896440
	2008	54637.655	9838	537525250	12000	655651860
	2009%	28830.298	10000	288302980	12000	34593576
	Total	**102123.113**	—	**1010327762**	—	**1169511876**
Heroin	2007	1294.543	156694	202847121	88000	113919784
	2008	1109.049	109954	188487314	90000	99814410
	2009%	257.076	177722	45688061	10000	2570760
	Total	**2660.665**	—	**437022495**	—	**216304954**
Cocaine	2007	7.389	10000000	73890000	30500	225365
	2008	14.670	12000000	175440000	30700	448834
	Total	**22.009**	—	**249330000**	—	**674199**
Acetic Anhydrine	2007	625	28000	17500000	Not Held	
	2008	15316.200	10000	459501000	Not Held	
	2009%	137.000	30000	4110000		
	Total	**16078.7**	—	**481111000**		

Kind of D	year	Quantity of Drug Seized (in kg.)	Estimated value of Seized Drug for 1 kg in Domestic Market (Pak. Rupees)	Estimate value of Total Seized Drug in Domestic Market (Pak. Rupees)	Estimated value of Seized Drug for 1 kg in International Market (US$)	Estimate value of Total Seized Drug in International Market (US$)
Ecstasy Tablets	2007	762	900/Tab	685800	10000/1000 Tabs	880
	2008	88	900/Tab	79200	13000/1000 Tabs	9906
	Total	**850 tablets**	—	**765000**	—	**10786**
Acetone	2007					
	2008	12	Not Held			
	Total	**12**				
Wined/Liquer	2007	364	*			
(bottles)	2008	1655	*			
	2009%	191	*			
	Total	**2210**	*			
Opium Syrup	2007	10974				
Liquor	2008	2278				
	2009%	687				
	Total	**13939**				
Intoxicant	2007	12491	*			
Injections Nos.	2008	428331	*			
	2009%	68				
	Total	**440890**	*			
Marijuana	2007	0				
	2008	3.800	Not Held		2000	2600
	2009%	1.600			2000	3200
	Total	**5.400**				**10800**
Poppy Straw	2007	880.00	Not Held			
	2009%	21425.000	Not Held			
	Total	**22305.000**	Not Held			
Grand Total estimated value of drugs				**3,264,720.336**		**& 2286752504**

& Equal to Pak. Rupees 187513705328

* Rates of drug items are not held, as these items are available in the m in different qualities/rates.

% Upto 30 May, 2009

Mr. Chairman: Answer taken as read, any supplementary.

سینیٹر ڈاکٹرمحمد اسمٰعیل بلیدی: جناب یہ پوچھا گیا ہے کہ کتنی منشیات پکڑی گئیں اور ان کو جلانے کا طریقہ کار کیا ہے۔ جناب چیئرمین! منسٹر کوئی ہیں یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی ہاں! ڈاکٹر بابر اعوان صاحب جواب دیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرے خیال میں آپ ڈاکٹر بابر اعوان کو آزمائش میں نہ ڈالیں، ہر فن مولا وزیر نہ بنائیں، ہر ایک کو اپنی منسٹری کا جواب دینے دیں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے فرمایا ہے کہ اس وقت وزیر کوئی نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: بہرحال میں بابر اعوان صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو منشیات کو جلانے کا طریقہ کار ہے ، جو پکڑی جاتی ہیں ان کے متعلق ایک بات مشہور ہے کہ جب بازار میں ہیروئن اور چرس سستی ہوتی ہے تو اس دن پتا چلتا ہے کہ ایف سی نے کوئی مال پکڑا ہے۔ یہ بات مارکیٹ میں مشہور ہوتی ہے اور اس دن بازار میں ریٹ کم ہوتا ہے۔ باقی جو جلانے کا طریقہ کار ہے یہ نقلی مال کو جلاتے ہیں اور اصلی مال کو بازار میں بیچتے ہیں ۔ بابر اعوان صاحب نے اس کا طریقہ کار کیا رکھا ہے کہ واقعی جو پکڑتے ہیں وہی مال جلایا جاتا ہے یا درمیان میں کوئی ڈرامہ ہوتا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: جناب چیئرمین! بڑا دلچسپ انہوں نے سوال کیا ہے ۔ یہ کہہ رہے تھے کہ ایک مارکیٹ ریٹ ہوتا ہے اور اس مارکیٹ ریٹ سے جب کم پر ملتا ہے تو ان کو پتا چل جاتا ہے کہ جناب! یہ جو مال بک رہا ہے یہ پکڑا ہوا ہے۔ یہ مال بکنے والا نہیں ہوتا یہ نارکوٹکس ہے۔ یہ سمگلنگ کی کسی دوسری چیز کی بات نہیں ہو رہی۔ If you kindly advert to the reply No. B. The narcotics are disposed off by burning through drug burning ceremony at the earliest, after decision by the CNS Court. اس کا طریقہ کار جو پوچھا گیا ہے وہ یہ ہے اور میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ جو Control of Narcotics Substances Act کے اندر special courts قائم ہوئی ہیں۔ ان میں provision ہے کہ

سب سے پہلے اس کی sampling ہوتی ہے جو contraband drugs پکڑی جاتی ہیں ان کی sampling کر کے ان کو court میں exhibit کرنے کے لیے from each packet یا from each container وہ نکال کر علیحدہ کر لیتے ہیں اور اس کو نکالنے کے لیے بھی Cr.PC کے اندر provision ہےاور اس کو observe کر کے اس کو نکالتے ہیں تاکہ یہ نہ کہا جا سکے کہ sampling ان recovered drugs میں سے نہیں ہے اس کے بعد جو extra مال بچتا ہے وہ مال خانے کے اوپر بوجھ بھی ہوتا ہے اور اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ exhibit کیا جا چکا ہوتا ہےاور اس کو ایک مجسٹریٹ کی نگرانی میں دے دیا جاتا ہے اور all the parties including the local dignitaries are summoned at the ceremony اور پھر اس کو public eyes کے سامنے میڈیا کو invite کر کے انہیں تلف کرتے ہیں۔ یہ جو psychotropic substances ہوئے ہیں جن کو مختلف قسم کی ہم drugs کہتے ہیں، اس میں افیون شامل ہے، ہیروئن شامل ہے، چرس شامل ہے اس کو پھرdispose offکرنے کا طریقہ یہ ہے کہ magistrate does it in the public eye and media is also called.

جناب چیئرمین: جی سیمیں صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہوں گی کہ ٹھیک ہے آپ نارکوٹکس کی بات کر رہے ہیں اور ان کو جلا دیتے ہیں لیکن جو drug addicts ہماری گلیوں اور foot paths پر بیٹھے ہوتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ سوئیاں لگا رہے ہیں کیا ان کی rehabilitation کے لیے، ان کے علاج کے لیے حکومت نے کوئی پلان chalk out کیا ہے یا نہیں؟

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: Rehabilitation centers بن رہے ہیں اس وقت میرے پاس تفصیل موجود نہیں ہے۔ But for the question for National Assembly میں نے ان سے پوچھا تھا اور وہ province wise بھی کوئی سات کے قریب ہیں I do not know exact figure right now لیکن سات کے قریب rehabilitation centers ہیں۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ سڑکوں کے اوپر اس طرح پڑے ہوئے لوگ ہیں۔ اس کا میں ایک experience آپ کو بتا دیتا ہوں کہ ہم نے

کوشش کی تھی اور کافی حد تک اس میں کامیاب ہوئے کہ جیلوں کے اندر جرمانہ نہ دینے کی وجہ سے پڑے ہوئے ہیں، privately arrange کرکے کچھ لوگوں نے اور ایک دو اداروں نےکوشش کی کہ ان کو نکالا جائے۔ وہاں سے پتا لگا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو addict ہیں ان کو پکڑ کر چالان کر کے سزا دیتے ہیں ۔ آپ کو پتا ہے کہ بی کی اور اے کی سزا ہی بہت کم ہے ۔ وہ serve کرنے کے بعد اگر ان کو آپ release بھی کروا دیں تو they go for the repetition of the same offence اس لیے ان کے لیے کسی جامع پالیسی کی ضرورت ہے۔ I will call the secretary and I will ask him کہ کیا measures آپ کے پاس ہیں وہ میں پھر معزز ممبر سے share کر لیتا ہوں۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: جناب والا! پولیس والے اگر ان addicts کو پکڑتے ہیں تو وہ اتنا شور ڈالتے ہیں، اتنا شور ڈالتے ہیں کہ وہ تنگ آکر ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ واپس گلیوں میں آکر وہی کام کرنے لگتے ہیں۔ ان کے treatments کی بھی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: I agree.

جناب چیئرمین: زاہد صاحب! فیصلہ یہ ہوا تھا کہ تین سپلیمنٹری ہوں گے یہ decision آچکا ہے، ruling آچکی ہے۔ زاہد صاحب! آپ پوچھنا چاہیں گے یا ڈاکٹر مالک کو اجازت دیں گے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: میں پوچھنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: نہیں، تین سوالات ہیں ruling has come, decision has been taken, the whole House has agreed to it. جناب زاہد صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان : جناب والا! میں معزز وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اس سال ڈرگ سمگلروں کے خلاف کتنے کیس رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور کیا کسی کو پکڑا بھی گیا ہے یا نہیں۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: This of course needs the detail about number of the people arrested and in which province. There are two different laws which are making the arrest and then getting the cases registered. ایک تو جس طرح میں نے کہا کہ Control of Narcotics Substantives Act کے ذریعے گرفتار ہوتے ہیں۔ دوسرا normal police کے لئے بھی CNS Act کے اندر provision موجود ہے کہ ان کو authorized کیا جاتا ہے کہ آپ search کریں not below the level……

جناب چیئرمین: اس پر SRO ہے۔ Statutory Regulatory Order ہے۔ Police, not below the rank of inspector.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: اس کے لیے separately definite procedure بھی موجود ہے اور وہ پولیس سٹیشن جہاں پر CNS کا سٹیشن موجود نہیں ہے---- this required a little exercise which I will do and I will give you the details.

جناب چیئرمین: تفصیل زاہد صاحب کو دے دیجیئے گا۔ اگلا سوال ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب۔ اس کا بھی reply نہیں آیا ہے اس کو بھی next rota day پر رکھ لیتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جواب اگر نہیں آیا تو اس سے پوچھا جائے کہ کیوں نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: وہ next rota day پر آجائے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! چھ مہینے کے بعد ایک سوال کی باری آتی ہے اور اگر reply نہیں آیا تو یہ department کی ذمہ داری ہے۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب! ممبر بھی نہیں ہے reply بھی نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: مجھے اسے پوچھنے کی اجازت دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں وہ آجائے گا۔ اب ڈاکٹر صاحب آپ کا اپنا سوال ہے۔ اس کا نمبر پڑھیے گا۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: کس سے پوچھیں گے وزیر ہی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: Defence Minister آئے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ چلے گئے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : میرے خیال میں اس پر آپ کی رولنگ ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب! آپ کی بات صحیح ہے۔بخاری صاحب! آپ چوہدری احمد مختار صاحب کو فون کر کے بلائیں۔ ان کے questions ہم ابھی رکھ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے ناں جی، left over کر رہے ہیں۔ ان کا answer ان کو دینا پڑ ے گا، ان کو بلا لیجئے آپ۔ ایک اور question بھی، Question No. 11 بھی انہیں کا ہے۔ ڈاکٹر بلیدی صاحب آپ کی بات بالکل صحیح ہے ۔ آپ ذرا please ان کو کہیں کہ فوراً آجائیں جہاں بھی ہیں وہ۔

جناب چیئرمین: بلور صاحب تو موجود ہیں ناں۔ good, thank you. Dr. Khalid Mehmood Soomro, anyone on his behalf.بلیدی صاحب آپ ہی ہوں گے۔ question number پڑھ لیجئے ۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: ڈاکٹر صاحب نے پوچھا ہے کہ اس میں سترہ گریڈ کے جو افسر ہیں صوبہ وار ، وہ بتائے جائیں۔

13. ***Senator Dr. Khalid Mehmood Soomro:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the names, designation and place of domicile of officers in BS-17 and above Working in the Ministry, its attached departments, corporations and subordinate offices; and

(b) the number of posts lying vacant in the above organizations in BS-17 and above, with grade-wise and province-wise break up?

Haji Ghulam Ahmed Bilour: (a) The name, designation and place of domicile of officers in BS-17 and above working in this Ministry and Pakistan Railways are attached as Annex-A.

(a) The number of posts lying vacant in Ministry of Railways and Pakistan Railways in BS-17 and above are also attached as Annex-B.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)

Mr. Chairman: Answer taken as read, supplementary, straight a way لوگوں کے کیونکہ Points of order پڑے ہیں تو Let us go to them quickly now. Supplementary پوچھ لیں جی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ ان کا بھی ایک چھوٹے صوبے سے تعلق ہے۔ بلور صاحب ہمیں بڑی خوشی ہے کہ اگر اس دوران بھی ریلوے میں اگر کوئی changes یا جو حق تلفی ہوئی ہے ان کا ازالہ نہ کیا گیا تو پھر کبھی نہ ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں جو تعداد اور detail اس میں دی ہے، اس میں چھوٹے صوبوں کی تعداد بہت کم ہے۔ جو چھوٹے صوبوں کا کوٹہ مناسب بنتا ہے بلور صاحب کب اس کو پورا کریں گے اور چھوٹے صوبوں کو مطمئن کریں گے؟

حاجی غلام احمد بلور(وفاقی وزیر برائے ریلوے): اس میں ، میں نے details کافی دی ہیں جو یہاں موجو د ہیں۔ اس میں جو انہوں نے 17 grade کے لوگ پوچھے ہیں، وہ سی ایس ایس کر کے آتے ہیں۔ پرسوں مجھے ایک چٹ ملی جو ادھر سے آئی، جس میں سات آدمی تھے۔ جن میں چھ پنجاب کے تھے اور ایک فاٹا سے تھا۔ باقی سندھ، بلوچستان اور میرے صوبے سے کوئی نہیں تھا ۔ وہ تو وہ بھیجتے ہیں،اس میں ، میں تو کچھ نہیں کر سکتا۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ جہاں بھی ہو ہم اپنے لوگوں کو کوٹے کے مطابق بھرتی کریں اگر وہ آنا چاہیں تو۔ Thank you جی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: اگر اوپر والے کوئی اور ہیں تو یہ ministry کس طرح چلا رہے ہیں۔ اگر ان کا اپنی ministry میں order نہیں چلتا کہ وہ ان کو پوچھیں کہ میری ministry ہے، مجھ سے پوچھا جائے۔

Mr. Chairman: Any other supplementary? No.

اچھا next question بھی Minister for Interior کے لیے صمصام صاحب تھے ، وہ کدھر گئے ہیں؟ نہیں ہیں تو اب پروفیسر خورشید احمد صاحب۔ Defence Minister نہیں ہیں، اس لیے میں left over کر رہا ہوں کیونکہ Minister Sahib نہیں ہیں اور پھر Interior Minister بھی ادھر موجود نہیں ہیں۔ Answer taken as read, supplementary.

Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Reply is not received.

جناب چیئرمین: reply اس کا بھی نہیں آیا ہے؟

سینیٹر پروفیسرمحمد ابراہیم خان: یہ Question No. 19. ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں 19 کا تو ابھی Minister for Interior نہیں ہے ناں۔ اس لیے ہم ذرا wait کر رہے ہیں۔ اس کو بھی ہم next rota day پر لے آئیں گے۔ اس کے بعد next question ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان : sir 20 اس کا بھی reply not received, Question No.20.

جناب چیئرمین: بلور صاحب اس کا جواب نہیں آیا، اب تو مو جود ہیں آپ خود، Question No.20 کا۔ آگیا ہے بعد میں تو پروفیسر صاحب کو ذرا دے دیجئے گا۔

سینیٹر پروفیسرمحمد ابراہیم خان: نہیں، وہ Unstarred question ہے -

جناب چیئرمین: جی، یہ unstarred ہے۔ حاجی عدیل صاحب یہ نہیں ہے۔

حاجی غلام احمد بلو ر: نہیں نیا question آیا ہوا ہے جی، جواب آیا ہوا ہے۔ unstarred نہیں، یہ پڑا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: یہی میں ان سے پوچھ رہا ہوں کہ کیوں نہیں آیا۔ بلور صاحب بتائیے۔ آپ خود تو موجود ہیں۔ جواب کیوں نہیں آیا؟

حاجی غلام احمد بلور: مجھے سمجھ نہیں آ رہی ایسا کیوں ہے؟

جناب چیئرمین: اس کو بھی ہم next rota day پر ڈال دیتے ہیں پھر۔

حاجی غلام احمد بلور: ہونا تو چاہیے جی۔ میرا خیال ہے question میری نظروں سے بھی نہیں گزرا جی۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ جو Starred Question No.20. اس کو آپ دیکھئے۔

حاجی غلام احمد بلور: دیکھ رہا ہوں جی۔

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید صاحب کا یہ سوال تھا اور نیچے لکھا ہے Reply not received. Unstarred پر نہ جائیں، starred پر جائیں۔

حاجی غلام احمد بلور: زیادہ زمینیں، وہ قبضے میں ہیں۔ اس کے حساب سے تفصیل تو مشکل ہے لیکن یہ کہ جواب کیوں نہیں آیا، اس کی میں معذرت چاہتا ہوں۔ یہ سوال میری نظروں سے گزرا بھی نہیں۔ میں اس کو دیکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چلئے اس کو next rota day پر رکھ لیں گے۔ اس کا پتہ کیجئے کہ جواب کیوں نہیں آیا۔

حاجی غلام احمد بلور: ٹھیک ہے جی۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: میرا اس پر supplementary ہے۔

جناب چیئرمین: جب تک جواب نہیں آئے گا supplementary کیسے ہوسکتا ہے۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: وزیر صاحب جواب نہیں دے رہے تو یہ تو بڑی ظلم کی بات ہے۔ یہ عوامی مسئلہ ہے کیونکہ عوام ریلوے کو استعمال کرتی ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے----

Mr. Chairman: Doctor Sahib She is speaking. Rule does not allow you to interrupt.

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: وزیر صاحب ہاؤس میں موجود ہوں اور پھر وہ جواب بھی نہ دے سکیں تو پھر ایسی ministry کا فائدہ ہی کیا۔ minister change کردیں یا وہ اپنا staff change کر لیں۔ ٹینڈر طلب کرنا اور سٹالز بیچنا صرف یہی کام تو نہیں ہے ریلوے میں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک، ٹھیک ، جی .minister Sahib

حاجی غلام احمد بلور: یہ ایک question دیتے ہیں، یہ question 08-07-09 کو دیا گیا اور یہ 14 کو وصول ہوا اور اس میں جو کچھ مانگا ہے، یہ پوری تفصیلی بات ہے لیکن یہ میری نظر سے گزرا نہیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، کوئی بات نہیں اس کو next rota day پر لے آتے ہیں۔ جی ڈاکٹر صاحب ، آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر کھٹو مل جیون: یہ جو Secretaries ہیں ، یہ جو Officersہیں - یہ جو غریب عوام کی salaries بٹورتے ہیں، میں نے پہلے کہا تھا کہ یہ ر اجہ پورس کے بدمست ہاتھی ہیں۔ ان کو نتھ لگائیں۔ اب وزیر صاحب کو خود معذرت کرنا پڑ رہی ہے - یہ کیوں جواب نہیں دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی زاہد صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: لغاری صاحب میں آپ کا مسئلہ حل کرواتا ہوں اگر آپ مجھے بات کرنے دیں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: میں حاجی بلور صاحب سے requestکرتا ہوں کہ اس میں جو officer involve ہے ان کو suspend کریں کیونکہ یہ ہاؤ س کے

لیے شرمندگی کی بات ہے۔ وزیر صاحب سے میری requestہے ذمہ دار شخص کو suspend کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی بگٹی صاحب۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب چیئرمین صاحب، گزارش یہ ہے کہ آج honourable ministers جو یہاں پر موجود ہیں ان کے تو یہاں جواب آئے نہیں ہیں اور جن کے جواب in written آئے ہیں وہ ministers یہاں موجود نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے آج اس کو یہیں پر لپیٹ ہی دیں کیونکہ آگے جتنے questions ہیں ان کے بھی ministers نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے جناب اس کو close ہی کر دیں۔

جناب چیئرمین: اچھا، next question لے لیتے ہیں، محمد زاہد خان صاحب، یہ موجود ہیں۔ زاہد صاحب Question number پڑھیں۔

21. ***Senator Muhammad Zahid Khan:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the normal period of posting of officers in the Revenue Department of Islamabad Capital Territory Administration; and

(b) the names, designation and date of posting of the officers in that department?

Senator A. Rehman Malik: (a) Posting of officers in BPS-17 and above in the Revenue Department of ICT Administration is made in accordance with Government Policy. Officers of District Management Group and Provincial services are being posted in Revenue Department, ICT.

In the case of officers/officials in BPS-16 and below, no specific tenure of posting is laid down. These posts are of Departmental cadre and officials are retained against these posts on the basis of their satisfactory performance.

(b) The requisite detail is attached as **Annexure-I.**

Annexure-I

PART (B) OF THE QUESTION NAMES, DESIGNATION AND DATE OF POSTING OF THE OFFICERS IN THE REVENUE DEPARTMENT, ICT ADMINISTRATION

S.#	NAME OF OFFICER	DESIGNATION AND BPS	DATE OF POSTING
1.	Mr. Amer Ali Ahmed	Deputy Commissioner/ Commissioner (Revenue), (BS-19), ICT, Islamabad.	19-06-2009
2.	Mr. Agha Muhammad Ali Abbas	Additional Deputy Commissioner (Revenue)/District Collector BS-18), ICT.	11-05-2009
3.	Mr. Khalid Yameen Satti	Magistrate/joint Sub-Registrar (BS-17)	18-06-2008
4.	Mr. Imtiaz Mahmood Janjua	Tehsildar (BS-16), ICT.	02-05-1998
5.	Mr. Shahid Hassan	Superintendent (Budget & Revenue), (BS-16).	17-03-2003
6.	Mr. Muhammad Abdul Zahoor	Naib Tehsildar (BS-14), ICT.	23-10-1997
7.	Mr. Muhammad Iqbal	Naib Tehsildar (BS-14), ICT.	31-03-2003
8.	Mr. Naeem Azam Khan	Naib Tehsildar (BS-14), ICT.	31-03-2003

Mr. Chairman: Answer taken as read, any supplementary.

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب، اس میں اگر دیکھا جائے، میں نے ا ن سے پوچھا تھا کہ کتنے عرصے سے لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں تو جناب اگر آپ اس لسٹ کو پڑھیں ، ایک تحصیلدار، ایک نائب تحصیل دار ہے۔ ایک تحصیلدار جو 97 میں یہاں پر تعینات کیا گیا تھا اور ابھی تک وہ وہاں موجود ہے اور دوسرا نائب تحصیلدار جو 2003ء میں تعینات کیا گیا تھا اور اسی طرح دوسرا نائب تحصیلدار بھی 2003 ء میں تعینات کیا گیا ۔ اس کی خاصیت کیا ہے؟ یہ تحصیلدار میرے خیال میں بہت زیادہ پیسہ لے لیتا ہے اور وہ اوپر تک جاتا ہے۔ اس لیے اس سے پوچھا نہیں جاتا ہے ورنہ ایک تحصیلدار کی کیا qualification ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قابلیت کی بنیاد پر، تو قابلیت کے لحاظ سے کیا اور بندہ نہیں ہے کہ تحصیلدار ادھر آکر بیٹھ جائے، یا نائب تحصیلدار بیٹھ جائے۔ یہ ایک بہت embarrassing position ہے اور موجودہ حکومت جو coalition حکومت ہے، جو منتخب حکومت ہے اس کو فو راً action لینا چاہیے اور یہ پوچھا جائے کہ یہ کیوں

ابھی تک یہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟ ان کے خلاف انکوائری کریں۔ یہ جو تین ہیں ان کے خلاف انکوائری کریں، ان کو suspend کریں۔ یہ انکوائری ہونی چاہیے کہ یہ اتنے عرصے سے ان سیٹوں پر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب تسنیم احمد قریشی(وزیر مملکت برائے داخلہ): یہ جو question انہوں نے کیا ہے supplementary اس میں ، میں تھوڑی سی detail میں جانا چاہوں گا کہ جو on deputationلوگ آتے ہیں پنجاب سے ان کا tenure initially تین سال کا ہوتا ہے ۔ اس کے بعد یہ دو سال کے لیے extendable ہوتا ہے لیکن جو ڈی ایم جی گروپ کے ہیں ان کو اسٹیبلشمنٹ ڈویژن nominate کرتا ہے کہ ان کا پیریڈ کتنا ہوگا۔ وہ ان کے اختیار میں ہے۔ دوسری بات جو انہوں نے اسسٹنٹ رجسٹرار کی بات کی ہے یا تحصیلدار کی بات کی ہے۔ اس میں، میں سمجھتا ہوں ، جو ہماری information ہے اس کے مطابق کہ جو لوگ اچھا کام کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں وہ experienced men ہوتے ہیں ،اگر ان کے جگہ کسی نئے کو لے کر آئیں گے تو اس کو پھر experience gain کرنے میں ٹائم لگتا ہے لیکن اس چیز کو ہم دیکھ رہے ہیں اس پر ہماری discussion جاری ہے کہ جن کا tenureتین سال کا ہو گیا ہے ہم ان کو یہاں سے فارغ کریں تاکہ دوسرے لوگوں کو یہاں پر موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: زاہد صاحب دیکھیں جب وزیر صاحب جواب دے رہے ہیں تو rules does not allow you to speak, please have patience.

جناب تسنیم احمد قریشی: میں اس چیز کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ جو لوگ provinces میں ہیں below 17 اور ان کا tenureمکمل ہو چکا ہے تو ہم ان کی جگہ دوسروں لوگوں کو موقع دیں گے اسلام آباد میں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی بلور صاحب، 2nd supplementary. -

سینیٹر الیاس احمد بلور: میں honourable Minister Sahib سے پوچھنا چاہوں گا کہ جو Secretaries or Deputy Secretaries نے experience gain کیا ہوتا ہے، یہ تو کوئی جواب نہیں ہے۔

The basic problem is that a person is sitting from last 10 years. What is the basic reason of that? The basic reason is that something is coming and that's all.

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب تسنیم احمد قریشی: وہ ایک procedure ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے interior کی سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کی جو standing committees ہیں اس میں یہ کیس جانا چاہیے اور ۱۷ گریڈ کے اوپر جو DMG گروپ کے ہیں ان کو بھی تقریباً دس دس سال ICT میں ہو چکے ہیں تو DMG گروپ جو ہے وہ establishment نے کرنا ہوتا ہے میں اس سلسلے میں یہاں یہ بات ضرور کرنا چاہوں گا کہ ہمارے دونوں ہاؤسز کی جو standing committees ہیں وہ اس پر discussion کرکے اس کے اوپر اپنی recommendations دیں تاکہ ہم اس کے اوپر عمل کر سکیں ۔

جناب چیئرمین : آپ کا ایک اور سپلیمنٹری ہے ۔اچھا جی ، مولانا صاحب ، آپ کا third supplementary ہے ۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین ! میرا تو کوئی سوال نہیں ہے ۔میری گزارش ہے---

جناب چیئرمین : پھر زاہد صاحب کو سوال کرنے دیں ۔ تیسرا سوال کر لیں۔جی ، جی ، پہلے سوال کرنے دیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بات یہ ہے کہ یہ جو سوالات آتے ہیں اگر متعلقہ منسٹر موجود نہ ہو اور کوئی ان کے سوالات دینے کے لیے تشریف لائیں تو وہ کم از کم تیاری کرکے آئیں اور ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ جن دوستوں نے سوالات کیے ہیں ان کو اطمینان بخش جواب دیں۔اس حوالے سے آپ سے گزارش ہے کہ آئندہ کے لیے کم از کم جن منسٹروں کے سوالات ہیں ان کو

پابند کیا جائے کہ وہ خود تشریف لائیں یا کسی کے ذمے لگاتے ہیں تو وہ پھر تیاری کرکے آئیں ۔

جناب چیئرمین :ٹھیک ہے ۔بالکل ، آپ کی بات بجا ہے ۔میں نے بخاری صاحب لیڈر آف دی ہاؤس سے بات کی ہے پارلیمنٹری منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ منسٹر صاحب کو ہونا چاہیے اور تیاری کرکے آئیں ۔جی زاہد صاحب --- بخاری صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے ۔ایک منٹ زاہد صاحب ،

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: شکریہ جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ سوال نمبر ۲۰ ہے اس پر منسٹرآف سٹیٹ صاحب نے جواب دیا ہے----

جناب چیئرمین : وہ جنرل بات کر رہے ہیں کہ جو بھی منسٹر ز ہوں وہ تیاری کرکے آئیں -that is all-

Senator Nayyer Hussain Bokhari: I agree sir, because it relates to the Islamabad.

تو میری بھی گزارش تھی کہ انہوں نے جو assurance دی ہے ۔اس میں کچھ آفیسرز جو دس ، دس گیارہ ، گیارہ سال سے ایک post پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہی concern تھا کہ زاہد خان نے سوال raise کیا ہے اور اس پر منسٹر صاحب نے یہ کہا ہے کہ we will look into it اور جو ایک normal tenure three year کا---- ، اگر کسی کا زیادہ ہو گیا ہے تو we will send him back, this was the statement given by Minister of State, but I feel so, کہ ان کا جواب اس پر آ گیا ہے - It is assurance اور یہ proper prepared ہو کر انہوں نے جواب دے دیا ہے ۔آگے بھی اس سے سوال دیکھیں تو منسٹر صاحب جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے - زاہد صاحب you want to ask third supplementary.

سینیٹر محمدزاہد خان:ہم اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں - مہربانی کرکے اسے کمیٹی کو refer کریں ---

جناب چیئرمین : زاہد صاحب ، آپ کو پتا ہے کہ committee meeting پر کتنا خرچا ہوتا ہے وہ میں آپ کو بتا دوں گا۔

سینیٹر محمدزاہد خان: ویسے بھی کوئی interior Minister کا معاملہ ہوگا تو یہ کوئی بات نہیں ہے ۔یہ عوام کے مفاد کی بات ہے اگر عوام کے مفاد کی بات کی جاتی ہے تو کوئی بری بات نہیں ہے ۔ کمیٹی کو refer کریں ۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری :جناب! یہ assurance آگئی ہے ۔

جناب چیئرمین : Assurance آ چکی ہے ۔ٹھیک ہے ۔ next question زاہد صاحب آپ کا ہے question No پڑھیں۔

22. ***Senator Muhammad Zahid Khan:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the names, designation and place of domicile of the persons working on deputation basis in Islamabad Capital Territory Administration; and

(b) the names of the said persons who have completed the prescribed deputation period but are still working in the said administration and the time by which they will be repatriated to their parent departments?

Senator **A. Rehman Malik:** (a) The requisite details *i.e.* names, designation and place of domicile of the persons working on deputation in various offices / departments of ICT Administration, is attached. Annexure-A.

(b) Details are at Annexure-B.

The officers/officials will be repatriated to their parent departments in the Provincial/ Federal Government, as and when their deputation period is completed or their services would not be required by ICT Administration. However, no specific time frame can be given for their repatriation.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)

Mr.Chairman: Answer taken as read any supplementary for this question.

سینیٹر محمدزاہد خان: یہ ساتھ جو Annexure بھیجا ہے ۔جس میں ڈومیسائل کے لوگ ہیں ۔میں صرف پٹواریوں کی بات کرتا ہوں اس میں کوئی بھی اسلام آباد ڈومیسائل والا پٹواری نہیں ہے ۔حالانکہ 1967 کے قانون میں یہ ہے -----

جناب چیئرمین : آپ سوال کریں اس وقت رحمن ملک صاحب بھی خود موجود ہیں اور انشاء اللہ you, he will satisfy صرف specific question کرکے پوچھیں۔

سینیٹر محمدزاہد خان: specific ہوگا ۔ملک صاحب اپنی کرسی پر بیٹھ جائیں ۔میری honourable minister سے یہی عرض ہے کہ آپ نے جو list دی ہے ۔اس میں اسلام آباد کا کوئی بھی بندہ جو پٹواری کے لیے اہل ہوتا ہے وہ اس میں ایک بھی نہیں ہے کیونکہ یہ اسلام آباد والوں کا حق ہے اور اسلام آباد کی زمینیں ہیں تو آپ کا حق ہے کہ وہاں سے پٹواری لیا جائے تو کیا وجہ ہے کہ یہاں سے کوئی بندہ نہیں لیا گیا ہے ۔تحصیلداری میں پھر وہی جاتے ہیں جو پیسے لیتے ہیں جس کو پیسے ملتے ہیں وہ باہر سے بندوں کو لاتا ہے اور پھر پیسے اکٹھے کرکے آگے بھی دیئے جاتے ہیں ۔منسٹر صاحب بتائیں کہ اسلام آباد کا کوئی بندہ کیوں نہیں ہے اور اگر نہیں ہے تو اس کو کیا حل کریں گے۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب ۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چیئرمین ! میرے فاضل دوست نے بہت سی accusations لگائی ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ basically اسلام آباد جب بنا تھا تو آپ کو پتا ہے کہ تقریباً ساری administration deputation پر آئی تھی اور جن کا experienceتھا وہ ہو گیا . according to rules and regulations جو deputation rules ہوتے ہیں ان کو observe کیا گیا ہے ۔جہاں تک پٹواری کا تعلق ہے ، تحصیلدار ، نائب تحصیلدار کا اوردوسری administration posts پر گورنمنٹ کی سب کے لیے جو پالیسی ہے جو rules and regulations ہیں they are being strictly observed. There is no deviation, I can sit with them, they can point out کہ کوئی ایسی irregularity ہے تو I will resolve it . I assure you that we are following all the rules and regulations which stand today, there is no violation.

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ زاہد صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیے ۔ ان کو satisfy کریں۔ حاجی عدیل صاحب ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: شکریہ جناب چیئرمین صاحب ! سوال میں یہ لکھا ہے کہ منسلکہ الف اور ب اس کے ساتھ نہیں ہے ایک تو یہ عرض ہے ۔دوسری بات اس میں یہ لکھا ہے کہ ایوان کی میز اور سینیٹ کی لائبریری میں رکھ دیا گیا ہے ۔مجھے آپ اتنا وقت دیں گے کہ میں اس کی study کرکے ان پر supplementary questions کروں کیونکہ میرے پاس ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ میں فوراً جاؤں گا ، دیکھوں اور پڑھوں یا میرے پاس ایسی کوئی آنکھ نہیں ہے تو مجھے اتنا وقت دیں کہ میں لائبریری میں جاکر وہ جواب دیکھوں یا آپ کی table پر دیکھوں اس کے بعد اپنا ضمنی سوال کروں۔کیونکہ آپ نے ہر سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ الگ دیئے گئے ہیں ---

جناب چیئرمین : چلیں آپ سوال کر لیں ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: سوال یہی ہے کہ میں سوال تب کروں گا کہ میں پہلے ان کےتمام جوابات دیکھوں ۔ آپ session کو دس پندرہ منٹ کے لیے معطل کر دیں ۔میں وہ دیکھوں، اس کے بعد میں اپنا ضمنی سوال کروں گا ۔ آپ نے ہر سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ لابیئریری میں جائیے یا سامنے table پر جائیے ۔یہ مجھے آج ملا ہے ، اسی session کے دوران۲۳ تاریخ کی شام کو ملا ہے ۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریقہ غلط ہے ۔یا تو وہ ساری تفصیل ہمیں مہیا کریں تاکہ ہم اسے study کریں ۔ میرے پاس کیا طریقہ ہے کہ میں وہاں جاؤں اور study کروں اور بتاؤں کہ اس پر میرا ضمنی سوال ہے ۔

جناب چیئرمین :حاجی صاحب آپ کا موقف سامنے آ گیا ہے ۔بات یہ ہوتی ہے کہ جب information is voluminous . It is very difficult to attach it with the questions and answers. اسی لیے وہ table پر یا لائبریری میں رکھ دیا جاتا ہے ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: وہ پہلے table پر آ جانا چاہیے تاکہ میں study کروں ۔میرے لیےیہ کیسے possible ہے کہ میں ابھی جا کر study کروں اور اپنا ضمنی سوال کروں ۔

جناب چیئرمین : رحمن ملک صاحب آپ اس کا کیا جواب دیں گے۔

سینیٹرا ے رحمٰن ملک : جو کچھ available ہے - we have already placed before the Senate, naturally how it is placed in rules of business, but I can sit with him. I got all the annexures with me .

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ ملک صاحب آپ زاہد صاحب اور حاجی عدیل صاحب کے ساتھ بیٹھ کر please satisfy them, then you come back to the house.

سینیٹرا ے رحمٰن ملک : ایک اگلا question جو ہے وہ بڑا اہم ہے -

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین ! میرا یہ سوال نہیں ہے ۔میرا ایک اصولی سوال ہے ۔میں ان کے ساتھ بیٹھوں یا نہ بیٹھوں ۔ہر سوال کے ساتھ یہ کہا جاتا ہے کہ سینیٹ میں پڑا ہوا ہے -

Mr. Chairman: We will look into it.

(مداخلت)

جناب چیئرمین :میری بات سن لیں - we are bringing this question again on the next rota day as far as your objection is concerned. کہ یہ voluminous record کو پہلے آپ کو اس طرح دیا جائے .- I will look into it اور اس میں آپ کو satisfy کر دیا جائے اور اس question کو ہم دوبارہ rota day پر لے کر آئیں گے۔ٹھیک ہے ۔جی،

سینیٹر محمدزاہد خان: ۲۱ کو بھی لے آئیں۔

جناب چیئرمین : 21,22 دونوں کو لے کر آتے ہیں ۔ٹھیک ہے - satisfied ہیں - next rota day پر لے کر آئیں-ابھی نہیں ہے .- we will do something-جی- اس questionکو ہم دوبارہ next rota dayپر لے کر آئیں گے - ٹھیک ہے- ..O.K.

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب والا! سوال نمبر 21کو بھی لے آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر 21 اور22 دونوں کو لے آتے ہیں۔ ٹھیک ہے satisfied. ان دونوں کو next rota dayپر لے کر آئیں گے۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! میرے جو PIAکے متعلق سوالات تھے، اس کے متعلق عرض ہے کہ آپ کی rulingکے باوجود ابھی تک وزیر صاحب ہاؤس میں نہیں آئے۔ PIA سے متعلق اگر کسی ایک ممبر کو بھی شکایت نہیں ہے تو بے شک آپ مجھے جرمانہ کریں۔ میں اس کے خلاف walk outکرتا ہوں۔ آپ کی rulingپر عمل نہیں کیا گیا ۔

(اس موقع سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی اور سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری ایوان سے walk outکر گئے)

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: جناب والا! وزیر دفاع تشریف لا رہے ہیں۔ ان کا پیغام آیا ہے کہ وہ ہاؤس میں آ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اچھا! وہ ہاؤس میں آ رہے ہیں۔ٹھیک ہے۔ اب ہم points of orderلے لیتے ہیں۔ میرے پاس سب کے نام آ چکے ہیں۔

سینیٹر کلثوم پروین : جناب والا! زیادہ تر وقت آپ ایک ہی پارٹی کے اراکین کو دے رہے ہیں۔ حاجی عدیل صاحب اور دوسرے معزز رکن ایک ہی پارٹی کے ہیں۔ ہمارا بھی حق ہے کہ ہمیں بھی وقت ملے۔ ہماری بھی ایک پارٹی ہے۔ دونوں ممبران باری باری کھڑے ہو جا تے ہیں۔ ٹھیک ہے کہ ان کا سوال ہے لیکن حاجی عدیل صاحب بھی اتنا ہی وقت لے لیتے ہیں جتنا وہ لیتے ہیں۔ اس لیے ہمیں بھی اتنا ہی وقت دیا جائے۔

جناب چیئرمین: یہ سوالات تو ویسے بھی آگے چلے گئے ہیں۔

سینیٹر کلثوم پروین : جناب والا! ہمیں بھی اتنا ہی وقت دیا جائے جتنا انہیں دیا جاتا ہے کیونکہ ہمارے بھی اس پر ضمنی سوالات تھے۔ آپ نے ایک ہی پارٹی کو سارا وقت دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: اصل میں آپ کا ہاتھ میں نے نہیں دیکھا۔

سینیٹر کلثوم پروین : جناب والا! یہ ناانصافی ہے کہ آپ ہمیں وقت نہیں دیتے ہیں۔ ہماری پارٹی کا بھی ایک موقف ہے اور ہم بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میڈم ! انہوں نے ہاتھ کھڑا کیا تھا ---

سینیٹر کلثوم پروین: جناب والا! میں نے اپنا ہاتھ مسلسل کھڑا کیا ہوا تھا۔

جناب چیئرمین: میں نے دیکھا نہیں ہے۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب والا! میں نے مسلسل ہاتھ کھڑا کیا ہوا تھا۔آپ نے ایک دفعہ بھی میری بات نہیں سنی۔

1. *Senator Abbas Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether any mechanism has been devised to assess civilian casualties and damages to properties in PATA operation, if so, its details; and

(b) whether any compensation has been paid for those casualties / property damages, if not, its reasons?

Reply not received.

5. ***Senator Afia Zia:** Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state:

(a) whether any public awareness campaign has been launched against the use of narcotics in the country, if so, its details and out come; and

(b) the steps taken by the Government to control sale of narcotics in the country?

Nawabzada Khawaja Muhammad Khan Hoti: The reply is being processed and will be placed before the House on the next Rota Day.

8. ***Senator Dr. Khalid Mehmood Soomro:** Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state:

(a) the names, designation and place of domicile of officers in BS-17 and above working in the Ministry, its attached departments, corporations and subordinate offices; and

(b) the number of posts lying vacant in the above organizations in BS-17 and above, with grade-wise and province-wise break up?

Nawabzada Khawaja Muhammad Khan Hoti: (a) The reply is being processed and will be placed before the House on the next Rota Day.

19. ***Senator Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of cases in Pakistan in which a foreign investigation/ intelligence agency was allowed or invited to involve since year 2000; and

(b) the details of each case and mandate of foreign agency as well as reasons for allowing or inviting any such involvement?

Reply not received.

20. ***Senator Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the total land of Pakistan Railway's illegally occupied by various persons/institutions indicating also the names of illegal occupants with measurement of land so occupied; and

(b) the steps taken by the Government to vacate the said land?

Reply not received.

"UN-STARRED QUESTION AND ITS REPLY"

1. **Prof. Khurshid Ahmed**: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Mr. Muhammad Nadeem & Co. were given a contract for lifting of contract material etc. on Khanpur Chacharan Section of Sukkur Division:

(b) whether it is also a ,fact that Mr. Nadeem and other employees of the Company were reportedly involved in the stealing of scrap material from the said area and as such the said contract was cancelled;

(c) whether it is also a fact that FIR. 18/2000 dated 27-01-2000 under section 379-PPC was lodged against the aforementioned Company and Mr. Nadeem and others were arrested; and

(d) whether it is further a fact that contract of company has been restored, if so, why and under what conditions?

Haji Ghulam Ahmad Bilour: (a) It is a fact that M/s. Muhammad Nadeem and Co. were awarded the contract on 06-04-1999 for lifting of contract material etc. on Khanpur-Chacharan section of Sukkur Division, being the highest bidder.

(b) When the contractor dismantled and lifted 4 KMs of track a ban on the sale of Railway scrap was imposed. However, the contractor dismantled and tried to lift another 2 Kms of track for which a FIR was lodged against him. In retaliation he filed a suit against Railways in Civil Court, Lahore.

(c) FIR No.18/2000 dated 31-12-1999 was registered at Zahir Pir Police Station by PWI Khanpur against M/s. Muhammad Nadeem etc. for lifting

of 2 KM length of track material without depositing the cost. The case was entrusted to DPO Rahim Yar Khan for further proceeding.

(d) The matter was subjudice in the court of law since 2001 and fresh tendering was not possible in face of court's injunction. Railway track material was also being pilfered by thieves and criminal, therefore it was through judictious to allow the existing contractor to lift the remaining material which could benefit. Railway financially. The case was revived again so that remaining material could be disposed off which was being stolen.

The concerned authorities have been asked to safeguard Railways interest in every respect to the maximum advantage of Railways before restoration of the sale order.

Mr. Chairman: Let us start with the points of order. Raza Rabbani Sahib will raise first point of order.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: باقی ممبران کے points of order لیں گے۔ آپ کا نام بھی لکھ لیا ہے۔ ہمارے پاس بہت time ہے ۔ انشاء اللہ ہم ہر ایک کا point of order لیں گے ۔ شیرانی صاحب! آپ کا نام بھی لکھ لیا ہے۔

Point of Order

Energy Crisis in the Country

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب ! آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا اور مجھے اس بات کا افسوس بھی ہے کہ غالباً یہ بات پچھلے سیشن میں بھی اٹھائی گئی تھی اور اب مجھے پھر یہ بات اس floor of the House پرا ٹھانا پڑ رہی ہے۔ یہ بات درست ہے کہ جو موجودہ energy crisis ہے ، اس کی ذمہ داری کھلم کھلا شوکت عزیز کی حکومت اور اس وقت کے آمر جنرل مشرف پر عائد ہوتی ہے لیکن جو آج صورت حال پورے ملک میں ہے اور بالخصوص جو صورت حال کراچی شہر میں ہے، وہ ایک direct consequence ہے اس ناقص privatization policy کا جو شوکت عزیز حکومت نے اپنائی جو شوکت عزیز کی حکومت نے بین الاقوامی مالیاتی سامراج کے کہنے پر ایک international agenda کو follow کرتے ہوئے اپنائی جس کا مقصد تھا کہ پاکستان کی economy کو cripple کر دیا جائے اور پاکستان کو ایک consumer economy, multinational کے لیے بنا دیا جائے ۔ جناب چیئرمین! آپ کو

یہ بات یاد ہوگی   جو ہم نے اس side of the floor کہی تھی جب KESC کو privatize کیا جا رہا تھا ۔

(اس موقع پر سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی اور دیگر اراکین ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! میری گزارش ہے کہ اپوزیشن کا پہلے حق ہوتا ہے اور آپ نے یہ موقع رضا ربانی صاحب کو دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی بات نہیں ہے۔ ان کے بعد آپ کو موقع دے دیں گے۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! پہلے اپوزیشن کا حق ہے کہ وہ بات کرے ، ایسا نہیں ہوتا ہے کہ پہلے گورنمنٹ بات کرے   اور گورنمنٹ کے اندر ہی گورنمنٹ کے خلاف points of order شروع ہو جائیں۔ اس لیے میں یہ کہوں گا کہ یہ حق اپوزیشن کو دیں ۔ ہمارے لوگوں کی بہت ساری شکایتیں ہیں۔ آپ تو اپنے ہی لوگوں کو اور اپنی ہی پارٹی کو points of order پر بات کرنے کا موقع دے رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین: نہیں ، ایسے نہیں ہے۔

Senator Wasim Sajjad: He represents the Government and he should be given an opportunity later on.

جناب چیئرمین: دیکھیں! میرے پاس جو لسٹ آئی ہے ، اس میں رضا ربانی صاحب کا نام اوپر تھا۔

Senator Mian Raza Rabbani: I have all the respect for the honourable Leader of the Opposition. I am raising a matter of general concern. I am not standing up for defending the Government but I can understand why it is pinching the honourable Leader of the Opposition. I can well understand that.

(Desk thumping)

Senator Mian Raza Rabbani: But I would request him to have patience.

(Interruption)

Senator Wasim Sajjad: My question of concern is that, all I am saying is that please give the opposition, the first right to raise points of order. I have great respect for my learned friend. We all have respect for them but all I am saying is, the right he demanded for himself, as Leader of the Opposition, we are also demanding that for the Opposition.

جناب چیئرمین: ان کا نام پہلے آ گیا تھا، اس لیے میں نے رضا ربانی صاحب کو موقع دیا ہے۔ جی رضا صاحب، please continue. اس کے بعد وسیم صاحب آپ کا نمبر ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ اس وقت جب privatizationکی گئی تو یہ بات بڑی واضح تھی کہ پاکستان کی انڈسٹری کو crippleکرنا ہے اور اسے multinational کے لیے ایک منڈی بنانا ہے کیونکہ دنیا کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے - چاہے وہ ہندوستان ہو، چاہے وہ ملائیشیا ہو، کہیں بھی ہو، جہاں پر utilitiesکو privatizeکیا گیا ہے وہ experiment بری طرح سے فیل ہوا ہے - اس وقت ہمیں یہ بات کہی گئی کہ KESCکو privatise پرائیویٹ کیا جا رہا ہے اور KESCکو اس لیےprivatiseکیا جا رہا ہے کہ 361 million dollarجو ہیں وہ سسٹم کے اندر pump inہوں گے تاکہ کراچی میں KESC کا جو distribution systemہے، اسے بہتر بنایا جا سکے اور حکومت کے پاس یہ پیسے موجود نہیں ہیں لیکن ہم نے دیکھا کہ جو پرانے ownersتھے اور جو اس وقت کے نئے ownersہیں ، انہوں نے ایک ٹیڈی پائی بھی اس سسٹم میں investنہیں کی بلکہ جو پرانے owners تھے ، انہوں نے KESC کی management SIEMENSکو دی جس کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن چونکہ وہ ایک multinationalتھی، اس کے profitکو maximizeکرنا تھا لہذا انہوں نے اپنے ناقص generators اپنے ناقص electrical equipmentsجو KESCکے سسٹم میں fitبھی نہیں ہو رہے تھے ، انہوں نے اپنے profit maximize کئے اور آج KESCکا یہ حال ہوا۔ موجودہ لوگ، ابراج گروپ جو اس وقت KESC کیmanagementکو لئے ہوئے ہیں،

اس کو بھی اس لیے یہ ادارہ دیا گیا کہ وہ اس سسٹم میں پیسے ڈالیں گے لیکن انہوں نے ایک ٹیڈی پائی بھی نہیں ڈالی۔ حکومت نے ان کے اس امید پر 40 to 50 billion rupees write off کئے کہ they will improve the system. لیکن جناب چیئرمین! انہوں نے اس سسٹم کو improve نہیں کیا یہ سسٹم مزید deteriorate ہوا اور اس کے نتیجے میں 17جون کو آپ نے دیکھا کہ پہلا black out ہوا جس میں Karachi was 48 hours in darkness. اس کے بعد 21جولائی کو جو صورت حال رہی یعنی چار دن سے زائد بلکہ آج بھی اس کے after effects کراچی شہر میں محسوس کئے جا رہے ہیں۔ As a consequence of that Mr. Chairman, industries to the tune of almost 2500 units in Karachi have been shut down because of this. یہ اسی ایجنڈا کو پورا کرنے کا ایک طریقہ کار ہے ۔ میری آپ کے ذریعہ سے ایک بار پھر حکومت سے گزارش ہے ، demand ہے کہ آپ کے پاس قانون موجود ہے، NEPRA کا قانون بڑاواضح ہے اور NEPRA کا قانون اس طرح یہ بات کہتا ہے کہ اگر کوئی utility جس کے standards fix کئے گئے ہیں ، conditions meet کی گئی ہیں ۔ اگر وہ ان کو پورا کرتے ہوئے نظر نہ آئے تو نیپرا اس کو take over کر کے operator appoint کر سکتی ہے۔ لہذا میری یہ demand ہے کہ نیپرا کے قانون کو استعمال کرتے ہوئے KESC کی management کو take over کیا جائے اور اس کی جگہ ایک operator کو مقرر کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کی economy کو جو دھچکا لگا ہے، پاکستان کی economy کو جو stand still پر کراچی کی وجہ سے لایا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے exports بھی کم ہوئی ہے۔ میرا on the Floor of the House یہ مطالبہ ہے کہ شوکت عزیز کے خلاف ایک commission of inquiry بٹھایا جائے اور اس commission of inquiry میں یہ دیکھا جائے کہ KESC کو کس طرح privatize کیا گیا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ وسیم سجاد صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: باری باری۔

Senator Wasim Sajjad: Mr. Chairman! I am very grateful to you for allowing me this opportunity and I also wanted to bring to your notice and to the notice of the House…

Mr. Chairman: I want to tell all the Members they will get a chance and they just have patience

صبر کے ساتھ۔ ہر ایک کو میں موقع دوں گا۔ ہاتھ کھڑا کریں۔ نام لکھا دیجیے اگر آپ چاہیں۔

Senator Wasim Sajjad: It is my purpose and asking your permission to speak on a Point of Order to bring to the notice of this House, nation, government. The torture that the people of Pakistan are going through because of excessive load shedding in all the cities and rural areas of Pakistan. My friend Mr. Raza Rabbani has made reference to that in Karachi for the past few days people are going through hell, we have seen on the TV that the children, women and old people come out of the houses at 12:00 O'clock at night, they sit on the road side, they go to parks because there is no electricity in the city of Karachi. The same story is being repeated in Lahore, for hours there is no electricity, electricity comes for one hour and go away for four hours. The same story is being repeated in Multan, Quetta, Sialkot and all over the country. There is load shedding which is unplanned, which is uncoordinated, which is excessive, which is unjust and which is contrary to the assurances which we have been given time and again that we will bring this load shedding to an end. As rightly pointed out this load shedding is affecting the lives of the people of Pakistan. Sir, imagine people have to take exams, students have to study, how will they study when there is no electricity in the country? Industries being affected to the extent that the industries are closed. You are facing competition from China, you are facing competition from India, you are facing competition from Bangladesh. How will you compete? One when your electricity is excessively expensive, when your interest rate are far above, the interest rates in the other countries in the region and when there is no electricity for 18 hours a day. People have to pay their labour, they have fix costs, they have to maintain

their machinery, they can't run their machinery, they can't run their factory. How do you expect Pakistan's economy to improve. Same is true for agriculture. Sir, unfortunately, the focus of the media, the focus of our newspapers is not on the agricultural in the rural areas. It is not on the TV screen, but do you know Sir, what torture, what hell, what difficulties the rural people are going through? Sir, we have no electricity for 18 hours, there is no electricity for 24 hours in the rural areas. Tube wells run on electricity, when there is no electricity there is not water in many areas. In Karachi you have seen this, in Lahore we have this problem, we have this problem all over and what is most surprising the fact of the matter is that even today there is installed capacity of 19000 MW in the country and when the government decides that there will be no load shedding then they can make its announcement

کہ اس دفعہ رمضان میں لوڈشیڈنگ نہیں ہو گی۔ اس وقت بجلی کہاں سے آ جاتی ہے؟ میں بتاتا ہوں کہاں سے آتی ہے۔ جناب! ایک مسئلہ یہ ہے کہ یہ قرضے ادا نہیں کر رہے۔ جس کو ہم کہتے ہیں circular debt وہ ادا نہیں ہو رہا۔ جب آپ IPPs کو پیسے نہیں دیں گے، ان کے پاس تیل کے پیسے نہیں ہوں گے، فرنس آئل کے پیسے نہیں ہوں گے تو وہ کیسے پیدا کریں گے۔ جناب والا! ہمیں بار بار کہا جا رہا ہے کہ دسمبر تک آ جائے گا۔ دسمبر تک آپ کرائے پر لے رہے ہیں۔ کرائے پر جو لے رہے ہیں اس کی cost زیادہ ہے۔ آپ ان کے قرضے ادا کریں تاکہ کم از کم جو بجلی پاکستان میں ہے، اس کوپورا کیا جائے۔ دوسری طرف توجہ دی جائے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جناب آپ کو توجہ دینی پڑے گی، پاکستان میں ڈیمز بنانے پڑیں گے اور آتے ہی یہ اعلان کر دیا کہ جی ہم نے کالا باغ ڈیم بند کر دیا، یہ غیردانشمندانہ فیصلہ ہے۔ پاکستان کو ڈیمز کی ضرورت ہے۔ storage کی ضرورت ہے۔ بجلی کی ضرورت ہے۔ ان چیزوں کو غیر سنجیدہ طریقے سے نہیں لینا چاہیے۔ آپ اپنا نقطہ نظر رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک منٹ ۔ اچھا آپ اسے short کر لیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! they have the right to express their point of view…

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وسیم صاحب - ایک منٹ پلیز۔ وسیم صاحب آپ اپنے Point of Order کو short کر لیں۔ میں نے آپ کو کافی وقت دیا ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد: جی میں ختم کرنے لگا ہوں - جناب والا! میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ apart of what I have said اس وقت سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ ہم نیوکلیئر پاور کی طرف جائیں۔ نیوکلیئر پاور سب سے سستی ہو گی اور آج کل جو pollution کا ایک مسئلہ کھڑا ہوا ہے، یہ سب سے clean energy ہے۔ اگر وہ انڈیا کو دے سکتے ہیں تو آج کل کے حالات میں، جب کہ پاکستان کا ایک leverage ہے، جب امریکہ کو ہماری ضرورت ہے، فرانس کو ہماری ضرورت ہے، برطانیہ کو ہماری ضرورت ہے، ہمیں چاہیے کہ ان کو کہیں کہ جناب ہمارے حالات دیکھیں۔ ہماری economy دیکھیں۔ ہمارے لوگ مر رہے ہیں۔ ہمارے لوگ تباہ ہورہے ہیں۔ ہمیں نیوکلیئر پاور پلانٹ کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے thank you وسیم صاحب - مشہدی صاحب آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی بات کرنی ہے؟ but be precise.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ)سید طاہر حسین مشہدی: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ اب اس سے precise تو ہو نہیں سکتا کہ ڈیڑھ سال سے میں اس معزز ایوان میں کھڑا ہوتا ہوں اور warn کر رہا ہوں اور جو warning میں کر رہا تھا وہی ہوا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جب ہمارا بجٹ اجلاس ہو رہا تھا تو last speech میری تھی اور on my feet Sir, جب آپ نے prorogue کیا اس وقت میرے آخری الفاظ یہ تھے کہ کراچی جل جائے گا۔ فیصل آباد جل جائے گا۔ ملتان جل جائے گا۔ لاہور جل جائے گا۔ مجھے بے حد افسوس ہوا ہے کہ میری پیشنگوئی سچ نکلی۔ یہ اس لیے کہ اس power outrage کو صحیح طرح سے handle نہیں کیا جا رہا۔ سب سے پہلے تو یہ circular debt کی کسی کو سمجھ نہیں آ رہی - اگر ہم circular debt کے پیسے

IPPs کونہیں دے سکتے، جو کہ exists کرتی ہیں ہمارے پاسIPPs موجود ہیں اور all that needed is کہ ان کو پیسہ دیا جائے۔ وہ تیل خریدیں گے، وہ بجلی generate کریں گے اور بجلی in the system آ جائے گی۔ ہم جا رہے ہیں loans پر جو کہ اس سے ten times more costly ہو گا تو اگر ہم اس existing کو پیسہ نہیں دے سکتے تو جب ہمیں ten times more پیسہ دینا پڑے گا تو وہ ہم کہاں سے دیں گے۔ We are going to step from the frying pan into the fire یہ بھی میں آج warn کر رہا ہوں کہ میں نے جس پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہونا تھا I am very grateful to Mian Raza Rabbani he is true son of Karachi ہیں۔ انہوں نے بہت اچھی طرح اس کو بیان کیا ہے۔ اس لیے میں تھوڑا وقت لوں گا۔

جناب چیئرمین: مشہدی صاحب repeat نہ کیجیے۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب والا! the curse of KESC ہمارے لوگوں کو جو دکھ دے رہی ہے ڈیڑھ سال سے، اس نے ہماری زندگی جو تباہ کی ہوئی ہے، یہ carpet bagger جو کہ صرف پیسہ کمانے کے لیے آئے ہیں اور لوٹنے کے لیے آئے ہیں اور کراچی کو تباہ کرنے کے لیے آئے ہیں اور یہ جو چار دن بجلی ان لوگوں کی وجہ سے بند رہی تونہ کوئی واٹر پمپ کام کر رہے تھے، نہ کوئی suction کام کر رہے تھے کیونکہ بجلی نہیں تھی تو جو torture پاکستان کی عوام کو دیا گیا، اس کا ہمیں سخت افسوس ہے اور ہمارا دل ان کے لیے بھی روتا ہے مگر کراچی کی عوام کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے اور کے ای ایس سی کو جب تک deprivatize نہیں کیا جائے گا، جب تک ان لٹیروں، ڈاکوؤں، unprofessional, incompetent absolutely useless لوگوں سے کے ای ایس سی واپس نہیں لی جائے گی ۔کراچی کے عوام اور پاکستان کی economy affect ہو گی۔ ہماری mills 30% بند ہو گئی ہیں، ہمارا day today کاروبار بند ہے۔ ہمارے hospitals صحیح کام نہیں کر رہے۔ ہمارے سکول کے بچوں کو problem ہے۔ ہماری مائیں، بہنیں اور بزرگ اس گرمی میں تڑپ رہے ہیں Nero fiddle while Rome burned ادھر تو whole government is fiddling while Karachi is burning. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Tariq Azeem Sahib.

سینیٹر طارق عظیم خان: Thank you Mr. Chairman. یہ بھی electricity کے بارے میں ہے۔ دو چیزیں ہیں، ایک تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آجکل television کے سارے channels پر ایک advertisement چل رہی ہے۔ بڑی اچھی ad ہے، بڑی پیاری سی خوبصورت لڑکی آ کر کہتی ہے اور جناب ! میں repeat کرتا ہوں کہ گزشتہ چند سالوں میں power projects پر بالکل کام نہیں ہوا۔ عوامی حکومت نے انتظام سنبھالتے ہی 3500 mega watt کے power projects پر کام شروع کر دیا اور حکومت اس سال کے اختتام تکload shedding مکمل طور پر ختم کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ This is actual text. اس کے علاوہ محمد خالد صاحب جو PEPCO کے DG ہیں، جن کی طرف سے یہ ads run کی جا رہی ہے کہ 3 power plants سے ہمیں600 mega watt بجلی ملے گی۔ Number 1, Orient, No. 2 Atlas, No. 3, Techno One.جناب والا! میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو تین محمد خالد صاحب کہہ رہے ہیں، یہ کب شروع کیے گئے اور یہ کب complete ہوئے؟ اس کے علاوہ آپ دیکھیں کہ half page کے ads PEPCO والے دے رہے ہیں۔ یہ بتایا جائے کہ یہ ساری جو ads run کر رہی ہیں، ٹیلی ویژن چینل پر ایک منٹ کیadvertisement کی cost کتنی ہوتی ہے؟ ایک گھنٹے میں چار مرتبہ ایک چینل پر چلائی جاتی ہے تو کتنے چینلز پر چلائی جا رہی ہے؟ اس پر کتنا پیسہ لگ رہا ہے؟ اس پر ہر روز کتنے کروڑ روپے لگ رہے ہیں؟ایک طرف تو کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس PEPCO کو دینے لیے پیسے نہیں ہیں، دوسری طرف یہ جو کروڑوں روپے لگ رہے ہیں، اگر یہ روپے IPPs کو دے دیے جائیں تو شاید ہماری load shedding کی problem ختم ہو جائے۔

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر طارق عظیم خان: ایک منٹ، ابھی thank you نہیں، دوسروں کو بہت time دیا ہے، ہمیں بھی موقع دے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کے Leader of the Opposition کو تو بہت time دیا ہے، مشہدی صاحب...

سینیٹر طارق عظیم خان: جتنا آپ نے میرے دوست کو دیا، اس سے کم دیا۔ اب جناب والا! میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ بار بار جو کہا جاتا ہے کہ پچھلے پانچ، سات سالوں میں ایک mega watt بجلیadd نہیں کی گئی۔ یہ تو وہی ہے کہ آپ اتنی مبالغہ آرائی کریں، اتنا جھوٹ بولیں اور اتنا constantly بولتے جائیں کہ اپنے آپ کو بھی ایسا لگے کہ میں سچ بول رہا ہوں۔ جناب! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے جب وزیر اعظم صاحب ہمارے House میں تشریف لائے تھے، اس وقت بھی گیلانی صاحب کو یہ بات بتائی تھی کہ according to the record of Ministry of Power یہ دوسری بات ہے کہ انہوں نے PEPCO کا 2008 سے پہلے کے recordکو غائب ہی کر دیا ہے۔ اگر آپ آج PEPCO کی Website پر جائیں تو 2008 سے پہلے کا record غائب کر دیا گیا ہے تاکہ کسی کو پتا ہی نہ چلے کہ کیا ہوا ہے لیکن جناب! میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ Orient Plant which is near Ballokey, یہ plant 225 mega watt produce کرتا ہے اور جناب! یہ claim کیا گیا ہے کہ یہ complete ہو گیا ہے۔ جناب والا! یہ 2005 میں شروع کیا گیا تھا۔ Atlas Honda جناب شیرازی صاحب نے 225 mega watt کا plant 2005 میں شروع کیا ، یہ شیخوپورہ کے نزدیک ہے۔ اٹک آئل جو یہاں مورگاہ، راولپنڈی کے نزدیک ہے، 165 mega watt کا 2005 میں شروع کیا گیا۔ غازی بھروتھا، جناب چیئرمین! آپ کے علم میں ہے کہ میاں نواز شریف کی حکومت کے دوران 1999 میں اس کے لیے tender کیا گیا تھا لیکن ایک بھی mega watt بجلی نہیں بنی تھی۔ پچھلی حکومت کے دوران 2003 میں اس کے پہلے unit نے کام شروع کیا اور اس سے 300 mega watt بجلی پیدا ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ جناب!چھوٹے چھوٹے plants ہیں، Jinnah Hydro Power Plant 2004, 96 mega watt. Malakand III, 81 mega watt, 2003. Satpara 16 mega watt کا چھوٹا سا plant ہے۔ I can go on جناب والا! یہ پوری list ہے جو کہ میں یہاں Leader of the House کو دینا چاہوں گا۔ یہ وہ projects ہیں جو complete ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو پتا ہے کہ ابھی Prime Minister Sahib نے پچھلے دنوں جو plant

inaugurate کیا، مجھے بتایا جائے کہ یہ کب شروع کیا گیا تھا؟ یہ وہ چیزیں ہیں جو پچھلی حکومت کے دور میں شروع کی گئی تھیں اور واقعتاً بالکل ٹھیک کہتے ہیں کہ ایک power plant لگاتے ہوئے تین سے چار سال کاminimum عرصہ لگتا ہے۔ آج ہم جناب چھ کی بجائے سولہ cent پر بجلی لینے جا رہے ہیں۔ کن سے؟ جو rental plants ہیں۔ وہ rental plants جو اپنی life ختم کر چکے ہیں۔ ان کے لیے 15% پیسے حکومت اور 85% بنکوں کو کہا جا رہا ہے کہ آپ دیں۔ یعنی کہ آپ کا ایک دھیلہ نہیں لگتا۔ جناب چیئرمین! اگر آج آپ ایک rental plant لگانا چاہیں تو بالکل شروع کیجئے کیونکہ آپ کی جیب سے ایک پیسہ نہیں لگے گا۔ 15% حکومت دے گی، باقی آپ کو بنک کی طرف سے جو sovereign guarantee ملے گی اور مفت میں plant ملے گا اور آپ دگنی سے زیادہ یعنی 6 cent کی بجائے 14 cent کی public کو دیں گے۔ لوگوں کو اتنا تنگ کیا گیا ہے، industry بالکل بند ہے، آپ کی exports بالکل ختم ہو گئی ہیں۔ فیصل آباد جیسے شہر میں 42% industry بند ہو گئی ہے۔ حالات اتنے خراب ہو جائیں گے کہ آپ کہیں گے کہ سولہ روپے کی بجائے میں تو بیس روپے دینے کے کو تیار ہوں، خدا کے واسطے میرے پاس ایک بلب تو رہنے دو۔ So much for the lies that are being told تو جناب چیئرمین! خدارا! لوگوں کو سچ بتائیں اور یہ جھوٹ بولنا بند کریں۔ یہ بھی بتایا جائے کہ آپ یہ جو every day, every hour on television channels ads run کر رہے ہیں اور یہ جو half page کے اشتہارات ہیں، یہ پیسے کون خرچ کر رہا ہے؟ یہ پیسے خرچ کرنے کی بجائے why don't you pay PEPCO?

Mr. Chairman: Thank you. جی میاں صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: Energy policy پر بہت بات کی گئی---

جناب چیئرمین: میاں صاحب، ایک منٹ۔ اگر Minister for Power ہوتے تو ---

سینیٹر سید نئیر حسین بخاری: جناب پیغام دیا ہے۔ He might be coming.

Mr. Chairman: He will be coming. It would be very good he will come and explain because every member has got concern regarding the electricity. سب کے تحفظات ہیں، اگر وہ آ کر بتا دیں تو بہت اچھا ہو گا۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: I agree sir, I have sent a message to the Minister.

جناب چیئرمین: بہت اچھا، آپ پھر کہیں کہ ذرا جلدی آ جائیں۔ جی میاں صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا، صرف ایک سیکنڈ میں بات کرنا چاہوں گا۔ وہ یہ ہے کہ یہاں پر بہت کہا گیا ہے کہ بہت mega watts پچھلی حکومت کے دور میں generate ہوئے اور یہ تمام چیزیں موجودہ حکومت کی وجہ سے ہیں تو میں نے اپنے point of order میں یہ بات کہی تھی کہ اگر ان کی یہ بات درست ہے، جھوٹ کون بول رہا ہے؟سچ کون بول رہا ہے؟ اس کے لیے جناب چیئرمین! ایک سیدھی سی بات ہے کہ energy policy پر مشرف، شوکت عزیز کو کٹہرے میں کھڑا کرو اور پاکستان کے عوام کو فیصلہ کرنے دو۔ ہمت ہے تو ملک میں واپس آئیں اور آ کر عوام کے سامنے کٹہرے میں کھڑے ہوں، لندن میں بیٹھ کر بات نہ کریں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، no discussion بگٹی صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: بالکل بنائیں۔ ان کو یہاں لائیں، کٹہرے میں کھڑا کریں---

جناب چیئرمین: میاں صاحب، میاں صاحب---

سینیٹرمیاں رضا ربانی: چور ہیں، دونوں چور ہیں، یہاں لا کر چوروں کو کھڑا کرو۔ چوروں کو کھڑا کرو، accountable کرو اور لاؤ اس چور کو یہاں پر۔ مشرف چور، شوکت عزیز چور، چور کو یہاں پر لاؤ۔ چور ہیں۔

(اس موقع پر ممبران نے چور چور کی آوازیں بلند کیں)

Mr. Chairman: Order, order. جی بگٹی صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: مشرف چور ہی نہیں، قاتل بھی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی بگٹی صاحب، I think we should control our emotions. جی بگٹی صاحب، آپ فرمایئے۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: مشرف قاتل بھی ہے۔

جناب چیئرمین:جی بگٹی صاحب، آپ کا کیا point of order ہے؟

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ جناب! میں---

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بنگش صاحب آپ کو بھی وقت ملے گا، باری باری سب کو--- صبر کے ساتھ۔ ان اللہ مع الصابرین۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میں ابھی وقت دیتا ہوں۔ Somebody is on the floor. Bangash Sahib rules do not permit anyone else to speak when one member is speaking. Yes Bugti Sahib.

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: Thank you. جناب چیئرمین صاحب! میں بہت ہی مختصر دو issues پر بات کروں گا۔ ایک تو اس وقت جو burning issue چل رہا ہے، ملک میں جو بجلی کا بحران ہے، جناب! اس پر سب دوستوں نے بات کی ہے۔میں اس میں مزید یہ add کرنا چاہتا ہوں ۔ اس وقت ہماری جو generating capacity ہے، اگر اس کو صحیح طریقے سے استعمال میں لایا جائے تو اس پورے ملک اور لوگوں کو جو load shedding کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اس کو 70 to 80% reduce کیا جا سکتا ہے۔ جناب! PEPCO and Wapda کے اپنے دعوؤں کے مطابق تقریباً 3500 mega watt کی shortage ہے۔

جناب ! ایک سرکاری ادارے ENERCON کی Monday report کو آپ کے سامنے پیش کروں گا، ایک سرکاری ادارےکی report کے مطابق اس وقت پاکستان میں جوIPPs ہیں اور public sector میں جو thermal power plants ہیں، وہ under capacity چل رہے ہیں because of different reasons and one of the main reason is وہی circular debts کا مسئلہ چل رہاہے اور انہیں crude oil and furnace oil کی فراہمی کا مسئلہ پیش آ رہا ہے، وہ اس وجہ سے under capacity چل رہے ہیں۔ جناب! اگر انہیں full utilization میں لایا جائے، اس وقت اس system میں اسیENERCON کی report کے مطابق 2180 mega watts اور آ سکتےہیں۔ اب مسئلہ circular debt ہے، انہیںpayments نہیں مل رہی ہیں، oil companies نے انہیں oil supply بند کر دی ہےحقیقت میں دیکھا جائے تو یہ problem Government of the dayکا ہے، اس کو Government of the day نے حل کرنا ہے۔ جناب! پورے پاکستان میں ایک ایک فرد affect ہو رہاہے، I don't want to go into detail.

جناب! دوسرا issue یہ ہے کہ پچھلےSession میں مسئلہ اٹھا تھا جوSenators کوحج کا کوٹا دیا گیا تھا کہ ہر10 Senator حاجیوں کو recommend کرتا ہے، کچھ باہر کے لوگوں میں یہ تاثر تھا کہ شاید وہ all paid ہوتا ہے، میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں، وہ all paid نہیں ہوتاہے، اس میںSenators کو صرف یہ ایک privilege حاصل تھا کہ جو لوگ قرعہ اندازی میں رہ جاتےہیں تو وہ 10 آدمیوں کو نامزد کر سکتے تھے۔ جو intending حاجی ہوتے تھے، وہ خود اپنے اخراجات ادا کرتے تھے - اس میںLeader of the House نے مہربانی کر کےMinister concerned کو یہاں بلوایا اور Minister concerned نےپورےHouse کےviews سنے اور پورےHouse کا یہunanimous view تھا کہ اسے نہ صرف restore کیا جائے بلکہSenators کے لیے اس میں مزید اضافہ کیا جائے۔ جناب! پاکستان میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ حاجیوں کاکوٹا ہوتاہے جو پاکستان سے ہر سال جاتے ہیں، ان کی کہاں بندر بانٹ ہوتی ہے، ہمیں اس کا کوئی علم نہیں ہے، اپنے منظور نظرtravel agents کو فروخت کر دیا جاتا ہے، میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ انہیں فروخت کیا جاتا ہے۔ یہ ادارہ جسےہم پاکستان کا نمائندہ ادارہ کہتے ہیں، جہاں پر

تمام صوبوں کی برابر کی نمائندگی ہے، وہاں ڈیڑھ لاکھ میں سے صرف 1000 حاجیوں کا کوٹا تمام 100 Senators کے لیے ہے، اس کو withdraw کر لیا گیا تھا، ایک مہینہ گزرنے کے باوجود آج تک اس سلسلے میں کسی بھی Senator کو کوئی اطلاع نہیں دی گئی ہے۔ اب banks کی dates بھی گزر چکی ہیں اور چند دنوں میں تمام چیزیں finalize ہو رہی ہیں تو میری پھر آپ کے توسط سے Government سے گزارش ہے کہ جناب! اس میں کوئیCabinet meeting کی ضرورت نہیں ہوگی، Prime Minister ایک executive order کے تحت تمام Senators کا یہ کوٹا دوبارہ فوری طور پر بحال کریں۔

جناب چیئرمین: بخاری صاحب۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب! بخاری صاحب گپ شپ میں مصروف ہیں، وہ اس طرف کان ہی نہیں دھر رہے ۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب! بیٹھیں۔ بخاری صاحب! ابھی بگٹی صاحب نے یہ جو بات کی ہے، آپ اس کو ذرا note کریں، Prime Minister صاحب سے بات کریں، جو Senators, Parliamentarians کا کوٹا ہے جو شروع سے تھا، اب ختم کیا گیا ہے، وہ اس پر غور کریں اور میں سمجھتا ہوں کہ Monday کو جو Session ہو گا، آپ اس میں جواب دیں، ٹھیک ہے جی۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب!میری آپ سے گزارش ہےکہ پورے House کا sense لے لیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا ہوں۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب! اس سینیٹ کو یہ اختیار بھی نہیں ہےکہ وہ10 آدمیوں کوrecommend کر سکے، ہم یہاں پر کس لیے بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین: بگٹی صاحب! ٹھیک ہے۔ House کا sense آ گیا ہے، they all want کہ ان کا کوٹا restore کیا جائے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز Minister for Religious Affairs and Prime Minister کے گوش گزار کر دیں کہ یہ sense of the House ہے، یہ تمامSenators کی unanimous demand ہے اور اس کے بارے

میں Monday کو یہ جواب دیجیئے گا کہ انہوں نے اس سلسلے میں کیا فیصلہ کیا ہے۔ شکریہ۔

سینیٹرسید نیئر حسین بخاری: جناب میری ایک submission ہے۔

جناب چیئرمین: جی۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: With all respect for the direction given by the Chair,

گزارش یہ ہے previously یہ issue raise ہوا تھا اور Minister for Religious Affairs کو request کی گئی تھی کہ when he was in the House and he made a statement, this was the decision which was taken in the Cabinet you know, he categorically stated in the House…..

Mr. Chairman: The Cabinet decision can be reviewed looking into the sense of the House.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: I convey this message to the Prime Minister.

Mr. Chairman: Please, convey this message that see, it is unanimous demand of all the Senators, please convey this and get the guarantee.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: I will convey this to the Prime Minister.

Mr. Chairman: And bring an answer on Monday, I hope, it will be positive. Thank you.

جناب چیئرمین: جمال لغاری صاحب! آپ کا point of order ہے، you want to say something. اس کے بعد شیرانی صاحب آپ ہیں۔

سینیٹرسردار محمدجمال خان لغاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین: باری باری سب کو موقع ملے گا۔ دیکھیں ایک ادھر سے اورایک ادھر سے ہو گا، I want to create equality, ایک ادھر سے اور ایک ادھر سے ہو گا، ٹھیک ہے۔ چلیں لغاری صاحب بولیں۔

سینیٹرسردار محمدجمال خان لغاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: لغاری صاحب! ذرا آرام سے۔

سینیٹرسردار محمدجمال خان لغاری: جناب! میری ایسی ہی آواز ہے، میں اسی آواز میں بولتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں ٹھیک ہے۔ میں نے زور کی بات نہیں کی،میں نے کہا کہ آرام سے۔

سینیٹرسردار محمدجمال خان لغاری: جناب! حالات ایسے ہیں کہ میں انہی جذبات کی عکاسی کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بسم اللہ کریں۔ حاجی صاحب!.please, no cross talk جی۔

سینیٹرسردار محمدجمال خان لغاری: صوبہ بلوچستان کے اندر اس وقت جو ایک بین الاقوامی بھیانک سازش چل رہی ہے، شکر الحمد للہ پاکستان کے وزیر اعظم جناب یوسف رضا گیلانی صاحب جب مصر کے دورے پر گئے تھے، وہاں پر ہمارے پڑوسی ملک ہندوستان کے وزیر اعظم جناب من موہن سنگھ کو انتہائی دھیمے الفاظ میں باور کرایا اور دفتر خارجہ نے ان کو ثبوت provide کر دیے۔ اب یہOpposition کی آواز نہیں رہی، شکر الحمد للہ حکومت پاکستان نےبھی اس بات کو اب بادل نخواستہown کر ہی لیا ہے کہ بلوچستان وہ سرزمین ہے کہ جہاں بلوچستان یونیورسٹی سے لے کر لسبیلہ اور مکران تک میں، بدقسمتی سے اس پاک پاکستان کا پاکستانی پرچم نہیں لہرایا جا رہا اور institutions میں قومی ترانہ نہیں بج رہا۔ وہاں کے جو settlers ہیں، ان کو ایک ایک کر کےeliminate کیا جا رہا ہے، مارا جا رہا ہے، شہید کیا جارہا ہے، وہاں کے جو مدارس ہیں، وہاں کے جوprincipals ہیں، وہاں کے جو اساتذہ کرام ہیں جو علم کی روشنی پھیلانے کے لیے وہاں پر جہاد کر رہے ہیں، ان کو ایک ایک کر کے مارا جا رہا ہے۔ جناب! حالات مشرقی پاکستان والے ہوتے جار ہے ہیں، ہم بلوچ پنجاب میں ہیں، یہ سازش

نہیں ہے توکیا ہے،اب ہم لوگوں جو پنجاب میں مکین ہیں، ہمیں پنجابی مارنا شروع ہو جائیں تو حالات کس ڈگر کی طرف جائیں گے۔ ستم ظریفی یہ ہےکہ حربیار مری London میں بیٹھ کر دنیا نیوز پر نجم سیٹھی کے ساتھ interview کرتا ہے اور وہ یہ بات کرتا ہے اور ہمارا media اس کو باقاعدہ 170 million عوام کودکھاتا ہے کہ ہمارا پاکستان سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے، نہ پہلے مانا نہ اب مانتے ہیں۔ اس کےالفاظ اس حد تک مکروہ تھے کہ اس نےکہاکہ یہ پاک پاکستان نہیں ہے، یہ ناپاک ہے، نعوذ باللہ۔ یہ حربیار مری صاحب وہی تھے جو برطانیہ کی جیل میں تقریباً ایک سال رہے کیونکہ وہاں پر وہ laser sight والی بندوقیں purchase کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے اور اب بھی ان کے جسم پر وہ آلہ ہے کہ وہ جہاں بھی جاتے ہیں، باقاعدہ طور پر پتا ہوتا ہے اور .he cannot move out of London اس وقت اپنے محترم وزیر داخلہ صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں، میں ان سے گزارش کرتاہوں کہ David Millie Band وغیرہ کے ساتھ پاکستان کے اتنے سہانے اور قریبی تعلقات ہیں تو کیا یہ ان کو نہیں کہتے کہ ایسے لوگوں کوآپ نے پناہ دی ہوئی ہے ہم تو اس war against terrorism کے اندر آپ کے front allies ہیں اور اب وہ اس طریقے سے وہاں سے مکروہ propaganda کررہے ہیں اور آپ اس کو deport کیوں نہیں کرتے۔ Extradition کی تو ہماری برطانیہ کے ساتھ treaties بھی sign ہیں، کیوں نہیں کرتے؟ یہ کیا وجہ ہے؟ میں وزیر داخلہ صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوںکہ BLA, Baloch Liberation Army activist کو باقاعدہ طور پر پکڑا جاتا ہے اور کچھ عرصے کے بعد وزیر موصوف کی مداخلت پر ان کو چھوڑا جاتا ہے اور وہی BLAکے activist آجکل جا کر میرے بلوچ بھائیوں کو مارتے جا رہے ہیں۔اس وقت بلوچستان بھڑک رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ صدر صاحب کی کمال وسعت قلبی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں بلوچستان کی عوام سے معافی مانگتا ہوں۔جناب! لبوں سے معافی مانگنے سے کام نہیں چلے گا، وزیر اعظم صاحب کے وعدے وعید کہ میں APCبلا رہا ہوں۔ آج تک APC کیوں نہیں بلائی؟ کیا چاہتے ہیں کہ بلوچستان ہم سے علیٰحدہ ہو جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ ایوان میں ایک لرزا آئے اور اس سے ہی کچھ ہو، ورنہ ہم لوگ afford نہیں کرسکتے۔ اگر بلوچستان ہم سے

علیٰحدہ ہوتا ہے تو سارے کے سارے قدرتی وسائل جاتے ہیں۔ بلوچستان کے نوجوان مشتعل ہیں ، ہمارے جو یہاں پر nationalist leaders بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھیں کہ کیا یہ اپنے علاقوں میں جا سکتے ہیں۔ ان کو غدار بلوچستان کہا جاتا ہے۔ وہ غریب بلوچ ہے جو کہ مشتعل ہے، اسے کچھ بھی نہیں ملا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم لوگوں نے بہت دیا، جتنی بھی سابقہ حکومتیں آئی ہیں انہوں نے تھوڑا دیا، درمیانہ دیا، وافر دیا، ہم اس بحث میں نہیں پڑتے۔ میں پوچھتا یہ ہوں کہ جب یہاں سے افسران بلوچستان جاتے ہیں تو روتے ہوئے جاتے ہیں کہ ہم کالا پانی جا رہے ہیں اور جب وہاں سے واپس آتے ہیں تو دہاڑے مارتے ہیں کہ واپس نہیں آنا۔ جناب! اتنا پیسہ ہے کہ اس وقت بلوچستان کاغذات میں پیرس ہے، وہاں پر جب آپ مسافت کرتے ہیں تو وہاں پر ماسوائے غربت کے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اسی لیے بلوچ نوجوان اتنا مشتعل ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی نئیر بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: جناب چیئرمین! Question hour کے دوران question related with the Defence Ministry ان کو موخر کیا گیا تھا۔ ڈیفنس منسٹر صاحب ہاؤس میں آ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال اس وقت ہاؤس تو points of order پر چل رہا ہے۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Sir, point is that, he has come all the way from the Rawalpindi, we asked him to come back to the House. یا تو پھر وہ lapse کردیں، they want to be deferred then.

Mr. Chairman: There will be deferred.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: No, no sir, the point is that it should be deferred, then he is available here and he has come all the way from the Rawalpindi.

کل آپ اس کو defer کردیں تو پھر انہیں آنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین: Actually اب تو question hour ختم ہو گیا ہے and we have started the points of order and this is first day of the House اور لوگ اپنے points of order raise کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: جناب! میں گزارش کروں کہ یہ موخر کیے گئے تھے کہ Defence Minister کو بلایا جائے، وہ وہاں سے کام چھوڑ کر یہاں ہاؤس میں آ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے لے لیتے ہیں۔

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: اگر تو lapse ہی کر جاتے ہیں تو no objection لیکن آپ یہ کہیں کہ defer کردیئے ہیں اور کسی اور working day پر آتے ہیں تو وہ مناسب بات نہیں ہوگی۔

دوسری میں یہ عرض کرنا چاہتا ہو ں کہ آپ نے یہ ضرور discretion استعمال کی۔ Rules 216 کے تحتpoint of order raise ضرور ہو سکتا ہے there can't be discussion and debate. Discretion has been exercised لیکن جناب آپ اتنا کھلا وقت دینا شروع کر دیں گے تو پھر------

جناب چیئرمین: نہیں آج دراصل first day ہے۔

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: مجھے Chair کی discretion پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہمیں rules کو بھی مدنظر رکھنا پڑے گاکہrules کیا provide کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی بلور صاحب۔

Senator Ilyas Ahmad Bilour: It has been raised from my friend, Raza Rabbani but I am very sorry to say today. He said them 'Choor' they are usurpers, they are not 'Choor', they are 'Dacoo, Dacoo'.

چور کا لفظ بہت چھوٹا ہے۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ آپ نے کیوں ان دونو ں کو چور کہا ہے، مجھے اس بات کا بہت دکھ ہے۔ Thank you very much.

جناب چیئرمین: بیٹھیں مری صاحب۔ Let us have the questionکیونکہ

Questions and Answers

سینیٹر ڈاکٹرمحمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! کیاآپ یہ روایت برقرار رکھیں گے کہ ایک منسٹر اپنی مرضی سے آئےاور اگر بلائیں گے ہی تو پھر آپ اس ہاؤس کو کس طرح چلائیں گے؟ یہ کوئی احسان کیا کہ پنڈی سے ہو کر آئے ہیں، ان کو ادھر پہلے سے موجود ہونا چاہیے تھا۔ یہ سوال ابھی بالکل نہ لیں کیونکہ یہ ایک روایت بن جائے گی کہ جب بھی منسٹر آئے، اگر وہ 2بجے یا 3بجے آئے تو آپ question لیتے رہیں گے، یہ آپ کون سے rule پر چل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، جی بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: بات یہ ہے کہ meeting میں یہ بات تھی کہ ہم under discussion کو چھوڑ دیتے question hours and we will go for the discussion on the Presidential Address. یہ بات طے تھی، this was probably convey to the Defence Minister you know and then he left the premises اور پھر جب آپ نے question hour شروع کیا تو we asked him to come back to the House and he is available to the House.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے we will take up the question اور سسٹم بھی خراب ہو گیا تھا۔ We will take up the first question میں دیکھ لیتا ہوں کہ کس کا ہے۔ مولانا شیرانی صاحب! آپ بول لیجیے، اس کے بعد ہم question start کر لیتے ہیں۔ آپ نے جو point of order پر بولنا ہے بول لیجیے۔

سینیٹر مولانا محمدخان شیرانی: جناب چیئرمین صاحب بڑی مہربانی کہ آپ نے وقت دیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اب تک جن تقاریر کی آپ نے اجازت دی ان کو آپ نے نکتہ اعتراض کا نام دیا۔ نکتہ اعتراض 216 کے تابع آتی بھی ہیں یا نہیں اور جب Chair کی جانب سے ان کو نکتہ اعتراض کا نام دیا جاتا ہے تو پھر اس کے لیے کسی نہ کسی ضابطے کا حوالہ ہونا چاہیے۔

میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ضابطہ کار میں ایک ترمیم کی جائے کہ اگر ملک کے فوری حل طلب مسائل ہیں تو ان کے لیے اس قواعد میں ایک الگ سا قاعدہ ہونا چاہیےکہ جو ملک کے فوری حل طلب مسائل ہوں یاپھر قوم میں جاری مشکلات ہوں ، ان پر بحث کے لیے یہاں پر ایک الگ سا ضابطہ ہونا چاہیے تاکہ اس پر قانونی طور پر بحث کی جائے اور اس کا کوئی نتیجہ بھی برآمد ہو۔

جناب چیئرمین: Rules کو amend کرنا پڑے گا۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: میری تیسری گزارش یہ ہے کہ جب آپ نے ایک ruling دی کہ اب یہ سوالات ملتوی ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ-----

جناب چیئرمین: ہم wait کر رہے تھے، میں نے کوئی ruling نہیں دی تھی کہ ملتوی کیے جائیں۔ ان کو کہا تھا کہ جن کے جوابات نہیں آئے تھے۔

سینیٹر مولانا محمدخان شیرانی: اگر مجھے یاد ہو کہ آپ نے ایک ruling دی تھی کہ جب کسی دوسرے دن منسٹر صاحب تشریف لائیں گے تو یہ سوالات ملتوی ہیں۔ میں ڈاکٹراسمٰعیل صاحب کی اس رائے سے اتفاق کروں گا کہ اگر منسٹر حضرات اپنی مرضی سے آنا اور جانا چاہیں اور ہاؤس ان کی مرضی کے تابع ہو تو یہ مناسب نہیں کہ ہاؤس ان کی مرضی کے تابع ہو۔میں آپ کی توجہ ضابطہ216 کے ذیلی شق 1اور2 اور ضابطہ229 کے ذیلی شق 3 کی جانب مبذول کراؤں گا۔ اس میں وضاحت سے لکھا ہو ہے کہ جب سرکاری کاغذات floor پر آئیں گے تو وہ انگریزی اور اردو دونوں میں ہوں گے۔ یہاں پر جو ہمارے پاس Competition Commission of Pakistan کی جو 2008 رپورٹ ہے وہ انگریزی میں ہے اور مجھے یاد پڑتاہے اور شاید آپ کو بھی یاد ہو گا کہ اس سے قبل آپ نے ایک ruling دی تھی کہ سرکاری کاغذات یہاں پر اردو میں بھی ہونے چاہییں۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ ہمارے پاس جس concern department سے کاغذات آتے ہیں انہیں ہم نے کہا ہوا ہے کہ اردو میں بھی بھیجا کریں لیکن اس میں کئی ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی اردو میں translation نہیں کر سکتے اس لیے وہ انگلش میں آ جاتے ہیں۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: اس ضابطہ 229 کی ذیلی شق 3 کے مطابق ہم پابند ہیں کہ سینیٹ کی کارروائی کا سرکاری ریکارڈ اردو اور انگریزی میں رکھا جائے گا یعنی اردو کو اولیت دی ہے، اسے اول میں لایا گیا ہے اور انگریزی بعد میں لائی گئی ہے۔ اس کا معانی یہ ہے کہ اولیت اردو کو حاصل ہے۔ ویسے بھی آئین کا جو آرٹیکل ہے اس کی رو سے بھی اردو کو قومی زبان ہونا چاہیے لیکن ہم بعض آئینی تقاضوں کو بھی پورا نہیں کرتے ہیں، اس کےلیے ہمارا اپنا اختیار ہے یا نہیں ہے یا کسی دوسرے کا ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضابطے کے مطابق نہیں ہے۔ اس سلسلے میں میرا تیسرا سوال یہ ہے کہ جیسا کہ محترم عدیل صاحب نے بھی اس نکتے کو اٹھایا تھا کہ جب ہمارے سامنے منسلکہ جات نہ ہوں تو پھر ہمیں لائیبریری کا وقت ملنا چاہیے کہ وہاں جا کر دیکھ سکیں۔

جناب چیئرمین: شیرانی صاحب! آپ Clause-3 پڑھیے۔شیرانی صاحب! اب مہربانی کرکے تشریف رکھیں۔شیرانی صاحب ! میں نے آپ کی بات note کر لی ہے اور میں نے یہ ruling دے دی ہے۔ آپ خطاب کرسکتے ہیں اردو میں یا انگریزی میں، اور جو ریکارڈ ہے وہ رکھا جائے گا انگریزی میں بھی اور اردو میں بھی ۔ سوال نمبر دو ہے۔شاہد بگٹی صاحب ۔ سوال نمبر پڑھ لیجئے۔

Mr. Chairman: Answer taken as read. Any supplementary?

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے محترم وزیر صاحب سے کہ یہاں پر question is very clear. The question is; will the Minister for Defence be pleased to state Airport fee/Tax during the last three years and the detail of its utilization. جناب! بات یہ ہے کہ اس ملک میں ہمیشہ یہ المیہ رہا ہے کہ tax collection میں بھی گھپلا ہوتا ہے اور پھر جو اخراجات ہوتے ہیں ان میں کوئی حساب کتاب نہیں ہوتاہے ۔ آخر میں وہ کہتے ہیں کہ The details of… its utilization, یہاں پر جو صرف revenue generate ہوا ہے ،جو collect ہوا ہے اس کی تین سالہ تفصیل تو دی ہوئی ہے لیکن utilization کے بارے میں ایک لفظ یہاں پر نہیں ہے۔مہربانی فرماکر وزیر صاحب ہمیں utilization کے بارے میں بتائیں۔

جناب چیئرمین: جی۔

چوہدری احمد مختار(وفاقی وزیر برائے دفاع): Sorry about the whole affairs that میں پہلے یہاں پر آیا I was probably the first person who have came here. میں آپ کے آنے سے پہلے بھی آیا تھا ۔ میں اس کمرے میں دس بجے آیا تھا ۔ مجھے پتا چلا کہ آپ لوگ meeting کر رہے ہیں۔ میں نے انتظار کیا ۔جب آپ آئے تو یہ فیصلہ ہوا کہ question hour نہیں ہے۔اس کے بعد mic خراب ہوگیا اور میں چلا گیا but I am so sorry that I hurt the feelings of some Senators who wanted me to be here and in future ہم یہاں بیٹھے رہیں گے جب تک آپ اجازت نہیں دیں گے۔جو ابھی سوال کیا گیا اور اس میں جو بات کی گئی ہے کہ tax collected ہے لیکن اس کی utilization کیا ہے تو the amount collected and remitted to the government treasury by the Civil Aviation Authority and its utilization is discretion of the government of Pakistan تو وفاقی حکومت اس کو spend کرتی ہے۔

Senator Shahid Hassan Bugti: That answer should have been mentioned over here sir. This not the proper way sir. آدھا جواب آتا ہے۔ جواب utilization by government کا ہےاور that should have been mentioned in this answer booklet sir.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔اس کے اندر future میں دیکھیے کہ question کا answer complete آ جائے۔جی سیمیں صاحبہ۔بگٹی صاحب مہربانی کرکے بیٹھ جائیے۔جی سیمیں صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے میں محترم وزیر صاحب سے سوال کرنا چاہوں گی کہ یہ جو fee and tax collect کیا جاتا ہے یہ کس مد میں خرچ کیا جاتا ہے ۔ دوسرا میں ان کو انٹرنیشنل ائرپورٹ کے واش رومز کی حالت زار بتانا چاہتی ہوں کہ ہمیں بڑی شرمندگی ہوتی ہے کہ وہاں کوئی attendant نہیں ہوتا اور جس کپڑے سے پوچا لگایا جاتا ہے وہ انتہائی بدبودار ہوتا ہے ۔ وہاں پر کوئی فینائل استعمال نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس foreigners بھی آتے

ہیں ، باہر سے مہمان بھی آتے ہیں ، کاکروچ پھر رہے ہوتے ہیں - وہاں attendant کیوں نہیں ہوتا اور صفائی ستھرائی کا خیال کیوں نہیں رکھا جاتا۔ یہ ہماری hygiene کا سوال ہے - آپ international community کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں کہ آپ اس قسم کی گندی قوم ہیں - کیونکہ اس طرف سے Ministers and VIPs جاتے نہیں ہیں تو انہیں صفائی کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی، مہربانی کرکے اس چیز پر بھی توجہ دیں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

چوہدری احمد مختار: جناب چیئرمین! We will look into that انشاء اللہ جتنے بھی لوگ وہاں کام کرتےہیں ان کی تھوڑی سی نفری بڑھا دیتے ہیں تو وہاں پر زیادہ improvement ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: پروفیسر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: شکریہ جناب چیئرمین! میں وزیر محترم سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ domestic Airport tax جو ہے 2005-06 میں 6,99,68,960 روپے ہے۔ 2006-07 میں یہ کم ہو کر6,62,32,740 روپے ہوگیا اور 2007-08 میں یہ مزید کم ہو کر 6,20,82,960 روپے ہوگیا۔اس کمی کی کیا وجہ ہے اس کو تو بڑھنا چاہیے تھا یہ کم کیوں ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی احمد مختار صاحب۔

چوہدری احمد مختار: جناب چیئرمین! یہ جو domestic Airport Tax ہے یہ اس وجہ سے کم ہے کہ ان سالوں میں لوگوں نے travel کم کیا ہے۔جو پچھلا سال گزرا ہے اس میں domestic traveling was down as compare to the previous year اس لیے یہ tax collection کم ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: اب تین supplementary ہوچکے ہیں۔Next question آ رہا ہے ڈاکٹرمحمد اسمٰعیل بلیدی صاحب کا۔ڈاکٹر بلیدی صاحب میں آپ کو سوال نمبر بتا دوں۔

9. ***Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the number of PIA officers posted abroad during the last one year with province-wise break up;

(b) the procedure adopted for the posting of those officers; and

(c) the number of PIA officers working abroad for more than three years indicating also the reasons for retaining them at the same place for more than three years?

Ch. Ahmed Mukhtar: (a) The **province-wise break-up** of PIA officers posted abroad during last one year is **as under.** The department wise list is attached as **Annexure-A.**

PLACE OF DOMICILE	NUMBER OF EMPLOYEES
Punjab	47
Sindh (Urban)	22
Sindh Rural	17
Baluchistan	01
NWFP	06
FATA	01
Azad Jammu Kashmir	01
Total:	**95**

(b) The procedure adopted along with the Corporation's policy regarding Foreign Posting is appended as **Annexure-B.**

(c) The list of PIA officers working abroad for more than three years alongwith reasons for their retention is appended as **Annexure-C.**

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)

Mr. Chairman: Answer taken as read. Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرا سوال تھا کہ ایک سال کے دوران بیرون ملک پی آئی اے کی سروس میں کتنے لوگوں کو بھیجا گیا ہے۔ صوبہ وار بتایا جائے۔ اس میں کتنے افسران ہیں جو تین سال سے زائد یعنی tenure پورا ہونے کے بعدابھی تک وہاں کام کر رہے ہیں؟ ان کو واپس نہیں بلایا گیا ہے۔اس میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ 23 ایسے افسران ہیں جو چار سال ، پانچ سال ، چھ سال سے بغیر کسی وجوہ کے وہاں کام کر رہے ہیں۔پی آئی اے نے ایک سال کے

دوران 95 افراد کو بیرون ملک بھیجا ہے جو کہ پورے پاکستان سے ہیں اور ان میں صرف ایک بلوچستان سے ہے جس کا نام عامر بشیر ہے جو ملک اے بشیر کا بیٹا ہے وہ بھی پنجابی ہے ، اس کا والد بلوچستان میں ڈپٹی کمشنر تھا۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب ! آپ سوال کریں ۔تفصیل کو چھوڑیں۔ آپ کا سوال کیا ہے۔ جی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان ایک چھوٹا صوبہ ہے۔ ان 95 افراد میں حصے کے مطابق تو ہمارے چار یا پانچ افراد ہونے چاہییں مگر ہمیں ایک پوسٹ دی وہ بھی پنجابی ڈومیسائل رکھتا ہے۔ جناب احمد مختارصاحب! پی آئی اے کا ایم ڈی اگر آپ کی بات نہیں مانتا تو ہمیں بتائیں ہم آپ کی مدد کریں گے۔یہ جو طریقہ کار ہے اس کو بلوچستان والے کب تک برداشت کریں گے۔ ہم کبھی بھی یہ برداشت نہیں کریں گے۔ ہم بھیک نہیں مانگ رہے ہیں ہمارا حق ہے۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ ہمیں کب تک ہمارا کوٹا دیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی منسٹرصاحب۔

چوہدری احمد مختار: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ بتاؤں کہ جب ہائرنگ ہوتی ہے تو اس وقت کوٹا سسٹم ہوتا ہے۔جب وہ سروس شروع کردیتے ہیں تو کوٹا سسٹم ختم ہوجاتا ہے.within the sections یہ ویسے تو alarming situation ہے کہ ایک آدمی بلوچستان سے جائے اور پنجاب سے 47 لوگوں کو بھیجا جائے- I have also asked them, but انہوں نے کہا ہے کہ جو criterion laid down کیا گیا ہے اس میں اگر یہ پورے اتریں گے تو ان کو بھیجا جائے گا and I told Buledi Sahib out side کہ آپ سمجھتے ہیں کہ جن employees کا حق مارا گیا ہے اور وہ they should have been promoted and they should have been sent abroad criterion پر پورا اترتے ہیں تو ان سے ایک application لے کر مجھے دیں تو let me hold an inquiry into this that why these people have not been considered for foreign posting. میں on the floor of the House یہ request کروں گا اپنے ساتھیوں

سے کہ مجھے کوئی تو ثبوت لا کر دیں ، ایک بندہ تو کہے کہ میرے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہےکہ I was qualified for foreign posting and I was not sent abroad then an action can be taken against people sitting here جو یہ postings کرتے ہیں۔Thank you.

جناب چیئرمین: اچھا جی۔ تین supplementary ہیں I can give another one ایک میں کسی اور کو دوں گا۔ اے این پی کے جو ممبران ہیں تینوں آپس میں decide کرلیں کہ کون سوال کرےگا۔ حاجی عدیل صاحب ہیں، بلو ر صاحب ہیں اور بنگش صاحب ہیں۔ سب سے پہلے بنگش صاحب نے ہاتھ اٹھایا تھا۔جی بنگش صاحب۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: میں عرض کروں کہ ایک سال میں پنجاب سے 47یہ سندھ اربن اور رورل توویسےہی بنایا گیا ہے، سندھ ایک ہے حالانکہ 39 from Sindh and 1 from Balochistan, 1 from FATA, 1 from AJK and 6 only from PakhtoonKhwaa میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس کا criterion کیا ہے، quota system ہے یا یہاں پر قابل ترین لوگ ہیں اور ہم un-educated لوگ ہیں یا کیا وجہ ہے -

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب.

چوہدری احمد مختار: جناب چیئرمین صاحب! نمبر ۱ there is no quota in the local postings/foreign postings, quota تو صرف at the time of hiring ہوتا ہے۔ باقی once again I would say کہ اگر کوئی ایسا آدمی جو کہ یہ feel کرتا ہے کہ I have been neglected or have been left out by the department or by the organization, we can take action against that by carrying out an inquiry. باقی سارا جو eligibility criterion ہے وہ دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں آپ ان کو ذرا satisfy کر دیجیے گا۔ کلثوم صاحبہ۔ بنگش صاحب! کلثوم صاحبہ کا سوال ہے۔

Senator Kalsoom Parveen: Thank you Mr. Chairman.

جناب! میں منسٹر صاحب کی اس بات سے متفق نہیں ہوں جو وہ فرما رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ ذرا سینیٹر کلثوم صاحبہ کو سن لیں۔ حاجی صاحب.please

سینیٹرکلثوم پروین: جناب! میں منسٹر صاحب کی اس بات سے متفق نہیں ہوں جو وہ فرما رہے ہیں کہ کوئی کوٹا سسٹم نہیں ہے۔ اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ ہم زیادتی کی تو بات کر ہی نہیں رہے۔ ہم اس زیادتی کی بات کر رہے ہیں کہ اس میں سے صرف 1% بلوچستان کو ملا ہے۔ اگر وہ کوٹا سسٹم میں ملا ہے، اگر وہ میرٹ پر ملا ہے تو کیا بلوچستان کے لوگوں میں اتنی قابلیت نہیں ہے کہ وہ کسی میرٹ کے سسٹم میں ہی یہاں include ہو جائیں؟ میں زیادتی کی بات نہیں کرتی کہ کوئی زیادتی ہوئی ہے یا کوٹا سسٹم کی۔ جناب! آپ دیکھیں کہ 1995 میں صرف ایک بندہ پورے بلوچستان سے ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ پھر کوئی ایسا ہی criterion بنا لیں جیسے جمال لغاری نے اپنی speech میں بھی کہا کہ کوئی طریقہ کار ایسا بنا لیں، کوئی ایسی وضاحت کر دیں کہ ہمارے لوگوں کی بھی اتنی ہی نمائندگی ہو جتنی چاروں صوبوں کی ہے، including FATA and Azad Kashmir.جناب! ہمارے صوبے کے بھی equal rights ہیں۔ چاروں صوبوں کی نمائندگی یہاں پر برابر ہے تو وہاں کے لوگ بھی برابر ہونے چاہییں، چاہے میرٹ پر ہوں، کوٹے پر ہوں کوئی بھی طریقہ کار ہو اس کی نمائندگی برابر کی ہونی چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب اسی کی continuation میں ایک بات کرنے دیں دونوں باتوں کا جواب اسی continuation میں ہے۔ جناب! گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ quota system adopt کیا جاتا ہے at the time of hiring. جناب! میں آپ کو ایک بات بتاؤں کہ پچھلے سال یہی مسئلہ اٹھا تھا کہ بلوچستان کا کوٹا ہمیشہ مارا جاتا ہے اور اس میں ایک organization کے حوالے سے بات ہوئی تھی اور وہ بھی fortunately or unfortunately Minister for Defence

سے related تھی۔ Minister sahib نے on the floor of the House کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ جہاں پر ہم contract پر hire کرتے ہیں تو وہاں پر ----جناب! یہ سننے والی بات ہے۔

جناب چیئرمین: میں سن رہا ہوں۔

سینیٹرشاہد حسن بگٹی: جب ہم contract پر hire کرتے ہیں تو وہاں پر کوٹا سسٹم نہیں ہوتا ہے۔ اس وقت Deputy Chairman Chair کر رہے تھے۔ وہ rulingموجود ہے۔ وہ on record ہے کہ چیئرمین نے کہا تھا کہ پی آئی اےمیں اس طریقے سے آپ لوگوں کو contract پرhire کرتے ہیں بعد میں ان کو regularizeکرتے ہیں جس میں چھوٹے صوبوں کا کوٹا مارا جاتا ہے۔ لہذا منسٹر صاحب! make sure کہ آپ نے جن لوگوں کو contract پر لیا ہے آپ ان کو مستقل نہیں کریں گے۔ جناب! ایک مہینے کے بعد پی آئی اے کے اندر انہیں چار ہزارافراد کو مستقل کر دیا گیا۔ جناب! گزارش یہ ہے کہ ہمیں ہمارے rights سے deprivedکرنے کا، ہمارے حق پر ڈاکہ ڈالنے کا----

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ کا question آ گیا ہے۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب! question نہیں ہے بلکہ observationہے۔ جناب! ہمیں موقع نہیں ملتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جب Chair نے rulingدی تھی کہ وہ نہ کریں، ان کو permanent نہ کریں تو question is this, why DG violated the ruling of the Chair and he….

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جناب وزیر صاحب آپ بتائیے۔

چوہدری احمد مختار: نمبر ۱، جب یہ لوگوں کی hiring on contract کی گئی تھی، تو یہ جو بات میرے سامنے آئی ہے on the floor of the House اس وقت میرے سامنے تو نہیں تھی but جتنے بھی contractual employees تھے ان کو confirm کرنا ہے تو it is the Cabinet. اگر وہ اس کو overrule کرتی ہے، Cabinetکہتی ہے کہ جتنے بھی آپ کے پاس employees ہیں who are not on confirm basis, آپ ان کو confirm کریں تو the PIA cannot refuse the Cabinet

who are on temporary ہو رہے ہیں confirm اب employees جتنے بھی decision.
definitely they will be confirmed تو basis or who are on contractual basis
لیکن PIA cannot do anything. اس میں according to the decision of the Cabinet
ہماری کوشش یہی ہے جناب چیئرمین صاحب! کہ جتنے زیادہ سے زیادہ کوئٹہ سے
یا بلوچستان کے بندے ملیںI have already told the people concerned, DG, MLC
کو بھی میں نے یہ کہا ہے۔

جناب چیئرمین: رشید صاحب! آپ بیٹھ جائیے۔ منسٹر صاحب بات کر
رہے ہیں۔ Please sit down.

چوہدری احمد مختار: پی آئی اے والوں کو بھی یہی کہا ہے کہ جب آپ
ان کے نمبرز وغیرہ دیکھتے ہیں تو اس میں کچھ ایسا سسٹم بنائیں کہ یہاں کے لوگ
بھی آگے آئیں کیونکہ
they also have a right to live and have a better living. We are working on that kind of …..

جناب چیئرمین: رشید صاحب! آپ بیٹھ جائیے۔ نہیں، آپ بیٹھ جائیے۔
Please بیٹھ جائیے۔ پہلے آپ بیٹھ جائیں۔ تین supplementary ہو چکے ہیں۔ Ruling
آئی ہوئی ہے۔ چوتھا سوال نہیں ہو سکتا۔ بلیدی صاحب! آپ next question کریں۔
بگٹی صاحب! آپ بیٹھ جائیے۔ لشکری صاحب! آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹرنوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی: جناب چیئرمین! بات یہ
ہے ڈیفنس منسٹر صاحب نے کہا کہ۔۔۔

Mr. Chairman: Bugti sahib, please no cross talk. If you are not satisfied you can meet him. You can put a question yourself. You have the right to do that. Thank you. Lashkari sahib please continue.

سینیٹرنوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی: منسٹر صاحب نے کہا
کہ جناب! foreign posting میں کوئی کوٹا سسٹم نہیں ہے تو federation کا rule کیا
ہے کہ ایک شخص کو foreign posting میں بلوچستان کے کوٹے سے post کر دیا
گیا ہے۔ وہ بھی settler ہے۔ 95کے حساب سے ہمارا foreign postings میں 5%

quotaہونا چاہیے-Quota ہے، ہر جگہ ہے، ایک شخص کو رکھ دیا گیا ہے وہ بھی settlerہے۔ ان کے جواب سے اور ان کی باتوں سے یہ لگ رہا ہے اور بلوچستان کے لوگوں کو یہ message جا رہا ہے کہ وہ بالکل نااہل ہیں۔ ان پڑھ ہیں، پسماندہ ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا کہنا یہ ہے کہ foreign postings نہیں مل رہیں۔

سینیٹرنوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی: اگر foreign postingsمیں ہمارا کوٹا نہیں رکھا جائے گا تو ہم اس ایوان کے حوالے سے یہ message دیں گے کہ وہ بندوق والے----

جناب چیئرمین: چلیں! آپ کی بات سمجھ گئے ہیں۔

سینیٹرنوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی: جس طریقے سے لغاری صاحب نے کہا کہ وہ استادوں کو قتل کرتے ہیں تو وہ یہ کہیں گے کہ جو لوگ باہر سے آئیں گے ان کو وہ پھر مار دیں گے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ ان کو بتا دیں۔ لشکری صاحب کو بتا دیں۔

سینیٹرنوابزادہ حاجی میرلشکری رئیسانی: Foreign postings میں ہمارا 5% حق ہے وہ بلوچستان کو دیا جائے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں اس وقت دو منسٹر صاحب موجود ہیں۔ رحمان ملک صاحب بھی اور Water and Power کے راجہ پرویز اشرف صاحب بھی موجود ہیں۔.We will like to hear their comments کیونکہ بڑے heated points of order آئے ہیں۔

چوہدری احمد مختار: میں نے بات کی تھی---

جناب چیئرمین: اب points of order کو repeat نہیں کریں گے۔

چوہدری احمد مختار: میں نے چیف منسڑ بلوچستان سے بات کی تھی and I have told him کہ میںMD, PIA کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ جتنے بھی

بلوچستان کے مسائل ہیں آپ اس کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں اور اس کو instructions دیں۔ اگر وہ آپ کی instructions کے مطابق نہ کرے تو پھر آپ اس کے اوپر کوئی action لے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ بلوچستان کے جو ہمارے سینیٹرز ہیں ان کے ساتھ مل کر ان کو assurance دیں۔ جو ان کے grievances ہیں ان کو ختم کیا جائے۔ Next question Dr. Buledi. Bangash sahib please. Next question Buledi sahib, number پڑھ لیجیے۔ نمبر پڑھ لیجیے ڈاکٹر بلیدی صاحب۔

11. ***Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the category of hotels at which the PIA staff on domestic or international duty is entitled to stay in; and

(b) the expenditure incurred on stay of that staff in hotels during the last one year?

Ch. Ahmed Mukhtar: (a) The category of hotels at which, PIAC staff on international or domestic duty is entitled to stay in, is not specifically defined. However, they are entitled to draw TA/DA and HOTAC (Hotel Accommodation) as per rules mentioned at **Annex-A:**

(b) On stay of PIAC staff at Domestic/International hotels, the corporation incurred a total amount of 122.65 million *i.e.* PKR 22.60 million (Domestic) and PKR 100.05 million (international), on TA/ DA, during the year 2007 (January to December).

Annexure-A

Category/PG of Employee	HOTAC Domestic	HOTAC International
Chairman/MD	Actual	Actual
Director	Actual	Actual
General Manager (PG-X and Equivalent)	PIA Designated Hotel/Actual	PIA Designated Hotel/Actual
Dy. General Manager (PG-IX and Equivalent)	Rs. 3,500 per day	US$ 100 per day

Category/PG of Employee	HOTAC Domestic	HOTAC International
Manager/Assistant Manager (PG-VIII & VII)	Rs. 2,000 per day	A consolidated payment is given in lieu of HOTAC & DA as per Appendix "A".
Senior Officer/Officer (PG-VI & V)	Rs 1,500 per day	A consolidated payment is given in lieu of HOTAC & DA as per Appendix "A".
Staff (PG-I to IV)	Rs 800 per day	A consolidated payment is given in lieu of HOTAC & DA as per Appendix "A".

Mr. Chairman: Question No.11. Answer taken as read. Any supplementary?

Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Yes.

Mr. Chairman: Please.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: آپ نے احمد مختار صاحب سے کہا کہ ہمارے جتنے سینیٹرز بلوچستان سے belong کرتے ہیں ان کے ساتھ meeting کی جائے یہ اچھی بات ہے۔ میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں اور یہ ظلم کی بات ہے جناب چیئرمین! کہ پی آئی اے ہیڈ کوارٹر میں ۱۳ ڈائریکٹرز ہیں ان میں بلوچستان کا ایک

بھی نہیں ہے۔ ہمارے GM 45 ہیں ان میں بلوچستان کا ایک بھی نہیں ہے۔ گروپ ۹ میں ہمارے ۷ لوگ کم ہیں۔ جناب چیئرمین! ہمارے کوٹے سے ایک ہزار employeesکم ہیں۔ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ اس کا آپ ازالہ کریں ورنہ federation میں کچھ بھی نہیں رہے گا۔ خدارا! آپ بلوچستان پر رحم کریں۔ بیٹھیں اور ٹیبل پر بات کریں۔ جو ہمارا حق بنتا ہے وہ ہمیں دیں۔

جناب چیئرمین: Question کر لیجیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: یہ question ہے، میں نے کہا تھا کہ پی آئی اے کا عملہ جو ہوٹلوں مٰیں رہتا ہے ایک سال کے دوران ان کے کتنے اخراجات آتے ہیں؟ انہوں نے جو اخراجات دیے ہیں۔

جناب چیئرمین: Supplementary کر لیجیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: Supplementary یہ ہے کہ جناب! انتہائی زیادہ پیسے ان کے ہوٹل پر خرچ ہوتے ہیں۔ اگر یہ وہاں سستے ہوٹلوں میں رہیں، لندن، امریکہ وغیرہ یا پاکستان میں پی سی ہوٹل کی بجائے کسی اور ہوٹل میں قیام کریں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! آپ سوال کر لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: سوال میرا یہ ہے کہ پی آئی اے پہلے سے ہی خسارے میں ہے۔ یہ جو افسروں کی عیاشیاں چل رہی ہیں ان کو کم کیا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال بھی کریں۔ آپ سوال کیجیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: سوال میرا یہ ہے کہ ان اخراجات کو کس طرح کم کیا جا سکتا ہے؟

Mr. Chairman: This is good. This is the question. Minister sahib.

Ch. Ahmed Mukhtar: We are trying our best

کہ اخراجات کو کم کیا جائے اور جہاں تک ہوٹل میں ٹھہرنے کا تعلق ہے تو جو agreementہمارا PC والوں کے ساتھ ہوا ہےPearl Continental والوں سے، وہ

تقریباً ساڑھے چار ہزار روپے کمرے پر ہوا ہے۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ off the rack اگر آپ کمرہ لیتے ہیں تو وہ سولہ، اٹھارہ ہزار روپے پر کمرہ دیتے ہیں۔ پی آئی اے نے ان کے ساتھ کنٹریکٹ کیا ہے کہ اگر آپ نے ہمارے بندوں کو رکھنا ہے تو ہم چار، ساڑھے چار ہزار روپے سے زیادہ نہیں دیں گے۔ Inclusive of taxes ساڑھے چار ہزار روپے ہم ان کو دیتے ہیں۔ اسی طرح باہر کے ملکوں میں بھی کم سے کم ریٹ پر پی آئی اے کنٹریکٹ کرتی ہے۔ ہماری تو یہی کوشش ہے کہ جتنا سستا ہو سکے اس کو کیا جائے۔ جہاں تک میری traveling کا اور رہنے کا تعلق ہے میں تو کبھی بھی سرکار کے خرچے پر ہوٹل میں نہیں رہا۔I always stay with my friends یا میں کسی میس (mess) میں جا کر ٹھہرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کی کوشش ہونی چاہیے کہ اس خرچے کو کم کیا جائے۔

Mr. Chairman: Thank you. Semeen sahiba.

سینیٹر سیمیں صدیقی: میرا وزیر صاحب سے سوال یہ ہے کہ اخباری اطلاعات کے مطابق PIA Roosevelt Hotel کو فروخت کرنا چاہتی جب کہ آج کل market بالکل down ہیں اور میں ان سے یہ تصدیق کروانا چاہتی ہوں کہ کیا یہ خبر صحیح ہے ؟ اگر PIA یہ کرنا چاہتی ہے تو یہ ایک profitable ادارہ ہے اس کو کیوں وہ فروخت کرنا چاہتی ہے؟ یہ ایک اتنی prime جگہ پر ہے کہ ہم دوبارہ ایسی جگہ پر اسے purchase نہیں کر سکتے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ وہ کیوں فروخت کرنا چاہتی ہے؟ اس میں ہمارے کتنے percent shares Roosevelt Hotel میں ہیں؟

چوہدری احمدمختار : جناب! جہاں تک Roosevelt Hotel کا تعلق ہے I want to assure the House کہ جتنی بھی اخباروں میں اس کے متعلق بات چلتی ہے کہ اسے بیچنا چاہیے یا نہیں بیچنا چاہیے that is all their own concocted. The government has not decided to sell Roosevelt Hotel. یہ ہوٹل ہماری national heritage ہے اور ہم اس کو نہیں بیچیں گے۔ And we have 99 percent share in PIA

جناب چیئرمین: جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل : میں اگلے سوال میں کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی بگٹی صاحب۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب ! گزارش یہ ہے کہ جواب میں یہ بات mention ہے کہ Chairman and MD کی جو entitlement ہے وہ actual لکھی ہوئی ہے ۔ آیا میں یہ assume کرنے میں درست ہوں کہ جو actual hotel bill ہو گا یہ وہ ہے اور اگر میں یہ assume کرنے میں صحیح ہوں تو کیا MD صاحب لندن دورے پر جاتے ہیں تو کیا وہ Dorchester میں ٹھہریں گے اور اگر بل لا کر دیں گے تو that would be reimbursed اور اگر وہ پیرس میں جا کر ٹھہرتے ہیں Four Seasons Hotel میں جس کا کرایہ کم ازکم 6 سے 7 سو ڈالر ہو گا۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ specific question کریں تاکہ ٹائم بچ جائے۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب ! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ جو "actual" ہے آیا وہ اس پر دنیا کے کسی بھی seven star or six star hotel میں ٹھہر سکتا ہے ؟

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے سوال آ گیا ہے ۔ جی وزیر صاحب۔

چوہدری احمد مختار: وہ صرف اسی ہوٹل میں ٹھہر سکتا ہے جس میں اس کا عملہ ٹھہرتا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال جی طلحہ محمود۔

15. ***Senator Muhammad Talha Mahmood Aryan:** Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the inland routes on which PIA is operating its flights indicating also the number of flights operating on each route weekly; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the number of inland flights, if so, its details?

Ch. Ahmed Mukhtar: (a) The details of PIA flights being operated on domestic routes arc provided in Annexure-A.

(b) It is a regular exercise in PIA to consider increase in the capacity as well as frequencies on the sectors like Karachi – Lahore – Karachi, Karachi – Islamabad – Karachi, Karachi – Multan – Karachi and Islamabad –Lahore – Islamabad, based on the market conditions/ availability of aircraft.

<u>Annex-A</u>

Routes	*No. of Flights per week*
Karachi- Islamabad- Karachi	28
Karachi- Lahore- Karachi	21
Karachi- Peshawar- Karachi	07
Islamabad- Lahore- Islamabad	18
Islamabad- Skardu- Islamabad	07
Karachi- Multan- Karachi	19
Karachi- Faisalabad- Karachi	14
Karachi- Quetta- Karachi	07
Islamabad- Quetta- Islamabad	07
Lahore- Quetta- Lahore	07
Karachi- Sukkur- Lahore- Islamabad & back	03
Islamabad- Lahore- Multan and back	11
Karachi- Sialkot- Karachi	03
Islamabad- Gilgit- Islamabad	14
Islamabad- Chitral- Peshawar and back	07
Islamabad- Dera Ismail Khan- Peshawar and back	02
Lahore- Peshawar- Lahore	04
Islamabad- Lahore- Bahawalpur and back	04
Islamabad- Lahore- Dera Ghazi khan and back	02
Bahawalpur- Dera Ghazi khan- Bahawalpur	01
Islamabad- Lahore- Rahim Yar Khan and back	01
Islamabad- Lahore- Hyderabad/Nawab Shah and back	02
Hyderabad- Nawabshah- Hyderabad	01
Islamabad- Multan- Quetta and back	02
Islamabad- Multan- Islamabad	01
Karachi- Sukkur- Karachi	11
Karachi- Moen-Jo-Daro- Sukkur- Karachi	04
Karachi- Rahim Yar Khan- Lahore and back	06
Karachi- Rahim Yar Khan- Karachi	01
Karachi- Bahawalpur- Karachi	07
Karachi- Dera Ghazi Khan- Karachi	09
Karachi- Panjgur- Turbat- Karachi	03
Karachi- Turbat- Dalbandin- Turbat- Karachi	01
Karachi- Turbat- Panjgur- Quetta- Gawadar- Karachi	01
Karachi- Gawadar- Quetta- Turbat- Gawadar- Karachi	01
Karachi- Gawadar- Turbat- Quetta- Panjgur- Karachi	01
Karachi- Gawadar- Karachi	03

Mr. Chairman: Answer taken as read. Any supplementary question?

سینیٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب! پی آئی اے نے جو نئے routes
weekly دیے ہیں اس کے علاوہ اسلام آباد سے پشاور ، ڈیرہ اسماعیل خان اور

ژوب یہ ایک انتہائی موزوں route ہے اس ضمن میں وزیر صاحب نے ایک درخواست بھی recommend کی ہے اس پر یہ کب تک عمل کریں گے؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اسلام آبا د سے کوئٹہ اس کی flight is only one per day اگر یہ دو کر دی جائیں کیوں کہ یہ لوگوں کی ضرورت ہے ، اس کے لیے وزیر صاحب کیا فرمائیں گے؟

جناب چیئرمین: مندوخیل آپ بھی سوال کر لیں تاکہ ایک consolidated reply آ جائے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب! اسلام آباد، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان، ڈیرہ اسماعیل خان سے ژوب ، کوئٹہ اور ژوب ملتان یہ ایک بہترین route تھا اور کافی passengersتھے اور آج بھی ہیں لیکن انہوں نے یہ route بند کر دیا ہے جس سے کافی لوگوں کو تکلیف کا سامنا ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

چوہدری احمد مختار: جناب چیئرمین صاحب! جہاں تک flight increase کرنے کا تعلق ہے we don't have the aircrafts to increase the flights اس لیے ہم نئے routes کھول نہیں سکتے۔ جتنے پرانے routes ہیں ہم ان کو دیکھتے ہیں اگر وہ viable نہیں ہیں تو ان کو بند کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں کیونکہ PIA travel کو subsidize نہیں کر سکتی۔ اگر Government of Pakistan unviable routes کو subsidize کرنا چاہتی ہے تو ضرور کرے لیکن PIA will not subsidize these flights.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب! مندوخیل صاحب نے جو کچھ کہا ہے میں ان سے اتفاق کرتا ہوں لیکن capital of Punjab and capital of Pukhtoonkhwah اس میں صرف 4 flights ہیں اور پشاور سے اسلام آباد کوئی direct flight نہیں ہے ۔ جناب! یہ پہلے ہوا کرتی تھی ۔ میں بار بار اس کے متعلق کہہ کر تھک گیا ہوں ۔ وزیر صاحب کبھی پشاور airport پر تشریف لائیں اور دیکھ لیں کہ وہاں مسافروں کو receive کرنے والوں کا جو حشر ہوتا ہے وہ میرے خیال میں پاکستان کے کسی

airport پر نہیں ہوتا ہے، بیٹھنے کے لیے سیٹیں نہیں ہیں ، ان کو صرف سڑک پر کھڑا کر دیا جاتا ہے ۔ میں وزیر صاحب سے کہوں گا کہ وہ پشاور تشریف لائیں میں انہیں ایک عام گاڑی میں وہاں لے جاؤں گا ۔ جناب ! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پشاور، اسلام آباد اور پشاور لاہور کی flights کم از کم 7 ہونی چاہییں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب! یہاں کی نسبت لاہور سے زیادہ International Flights جاتی ہیں۔

سینیٹر ابراہیم خان مندوخیل: جناب ! جس اسٹیشن کا میں ذکر کر رہا ہوں کہ ڈیرہ اسماعیل خان سے ژوب اور ژوب سے کوئٹہ اور پھر ملتان اس کے لیے ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس کو check کرایا جائے ۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! اس کو ذرا آپ check کریں۔

چوہدری احمد مختار: اگر وہ viable ہے تو ضرور check کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی لغاری صاحب۔

(اس موقع پر اذان کی آواز سنائی دی)

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: اسی اذان کی قسم کھاکر جو بات ابھی کرنے والا ہوں کہ Chief Minister Sindh کی جو دختر ہیں میں ان کا احترام کرتا ہوں اور وزیر اعلیٰ کا بھی کرتا ہوں، ان کا نام ڈاکٹر نگہت شاہ ہے ، وہ پی آئی اے میں ڈاکٹر تھیں، وہ کسی وجہ سے پی آئی اے سے چلی گئی تھیں ۔ میرا سوال یہ ہے کہ حال ہی میں اس کو رکھا گیا اور چالیس لاکھ روپے ان کو arrears کے طور پر دیے گئے اور جیسے ہی انہوں نے یہ payment وصول کی وہ پی آئی اے چھوڑ کر چلی گئیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب حنیف پٹھان یہ promotion چاہتے تھے لیکن 1999 میں انہیں promotion نہیں دی گئی ۔ ان کو ابھی immediately اٹھا کر Director Administration لگا دیا گیا ہے اور ساٹھ لاکھ روپے ان کو promotion benefits کے ساتھ دیئے گئے ہیں ۔ ایک طرف ہم ہمیشہ رو تے ر

ہتے ہیں کہ پی آئی اے کے پاس پیسے نہیں ہیں، میرا question یہ ہے کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

Ch. Ahmed Mukhtar: Mr. Chairman, I am not aware of it. We will look into it and provide them the information.

Mr. Chairman: It's a new question, ok, thank you.

رحمٰن ملک صاحب! سردار لغاری صاحب نے point of order پر کافی بات کی ہے، آپ ذرا تھوڑا سا clarify کر دیں پھر راجہ پرویز اشرف صاحب تین چار منٹ کے اندر بات کریں گے، we will cover up these two burning issues. جی ملک صاحب، please. زاہد صاحب! ابھی time نہیں ہے، جمعہ کی نماز بھی پڑھنی ہے اور یہ دو منسٹرز موجود ہیں، ان کے answers آ جائیں تا کہ پتا چل جائے کہ کیا پوزیشن ہے۔ جی بسم اللہ۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ لغاری صاحب نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے I fully respect. جناب! بلوچستان کے issue کو میں یہاں House میں چار یا پانچ منٹ کے اندر رکھنے سے قاصر ہوں کیونکہ بہت سی details ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! We are short of time, please within three to four minutes ابھی آپ کو اور بھی موقع ملے گا، we are going to keep it ابھی تھوڑا سا جواب دے دیجیے، تین چار منٹ میں کیونکہ راجہ پرویز اشرف صاحب نے بھی جواب دینا ہے۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب! یہ ایک حقیقت ہے کہ بلوچستان کو جو حقوق ملنے چاہیں تھے، وہ نہیں ملے اور وہاں distress ہے اور رہے گا جب تک ہم ان کا فیصلہ نہیں کریں گے اور ان کے حقوق نہیں دیے جاتے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بگٹی صاحب شہید کیے گئے۔ ان کی اولاد کے دل میں رنج ہے۔ ان کے دل میں اور بھی بہت سے شکوک ہیں اور present Government کوشش یہ کر رہی ہے

consensus کے ساتھ کہ ساری leadership کے ساتھ بات چیت کی جائے، اس میں خواہ مینگل صاحب ہوں، مری صاحب ہوں یا بگٹی کے دوسرے tribes ہوں، ہم ہر ایک کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔ جہاں تک لغاری صاحب کی بات کا تعلق ہے جو انہوں نے 'ہربیار' کے بارے میں کہی ہے کہ انہوں نے ایک statement دی ہے، UK ایک ایسا ملک ہے کہ جہاں freedom of expression ہے۔ ٹھیک ہے، ان کا انٹرویو تو ہمارے ایک پاکستانی دوست نے لیا اور جب وہ انٹرویو نشر ہوا تھا، اسی وقت In PEMRA this matter was taken up and action shall be taken. باقی رہی بات جو اس وقت حالات ہیں، آپ کو پتا ہے parliamentarians کی جو کمیٹی ہے security کی، انہوں نے 14 points recommend کیے ہیں اور all 14 points are going to be implemented. Let me assure you another thing کہ جس طرح پرائم منسٹر صاحب نے جرأت کے ساتھ اپنے counterpart کے ساتھ وہ matter لیا، وہ قابلِ ستائش ہے اور یہ نہ بھولیں، آپ بھی حکومت میں تھے، یہ مسئلہ صرف دو یار چار روز کا نہیں ہے، یہ مسئلہ سالہاسال سے آ رہا ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ آپ کی حکومت نے وہ matter انڈیا کو direct کہا ہے کہ intervene کر رہے ہیں۔ میری meeting صدر کرزئی صاحب کے ساتھ ہوئی تھی just four days back, I went under the instructions of President and Prime Minister of Pakistan. اس میں بڑی کھل کر ہم نے ان کو چیزیں بتائیں کہ افغانستان میں اس وقت training camps موجود ہیں، وہاں سے interference ہو رہی ہے۔ ہمارے بلوچی نوجوانوں کو train کیا جا رہا ہے۔ پوری کی پوری تفصیل بتائی اور یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ on record انہوں نے کہا ہے کہ ہم یہ terrorist camps بند کریں گے۔ آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ ہماری biometric check posts were not allowed by the Afghanistan Government. This time, President Karzai and his Interior Minister has given full fledged commitment in the presence of their Security Advisor کہ اگست کے پہلے ہفتے میں ہماری تینوں biometric check posts will be in place and Interior Minister of Afghanistan will visit certain check posts, I will also be there and we will together inaugurate.

جناب! جہاں تک تعلق ہے وہاں کے حالات کا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے حالات خراب تھے، اب بہتر ہو رہے ہیں، بہتر کریں گے، قوم کو مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ جو معاملات وہاں تھے، میرے جو دوست سینیٹرز ہیں بلوچستان سے ان سے ہماری ہمیشہ بات چیت ہوتی رہتی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو situation اس وقت create ہو چکی ہے، اس کا پہلا حل اور پہلا راستہ یہ ہے کہ ہم لوگوں سے مل کر، ان politicians کو، ان civil society کے لوگوں کو، دوستوں کو convince کریں کہ آئیں، پاکستان کے Constitution کی حدود میں رہ کر بات کریں۔ ہاں، ان کے ساتھ بات نہیں ہو سکتی جو آزادی کی بات کرتے ہیں۔ پاکستان بنا ہے رہنے کے لیے، اس کے کسی بھی بازو کو علیٰحدہ ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ بلوچستان ہمارا پیارا دوست بھی ہے، ساتھی بھی ہے اور وہ ہمارے وسائل کا ایک بڑا منبع ہے، ہم اس کو پیچھے جانے نہیں دے سکتے لیکن بات ہے consensus پیدا کرنے کی۔ اس میں میرا خیال ہے پورے ہاؤس سے، جتنے بھی ہمارے سینیٹرز ہیں، ایم این ایز ہیں اور جو کوئی بھی آگے آ سکتا ہے consensus لانے کے لیے، بہت اچھا ہوگا۔ آپ نے دیکھا کہ بگٹی قبیلے کا علاقہ اب relatively بہتر ہے۔ ان کے ایک grandson آئے تھے، مجھے کچھ شکایتیں ملیں تو I took up the matter with the local administration that stands ceased. بات یہ ہے کہ مسائل آتے رہیں گے اور مسائل کو حل ہم نے کرنا ہے۔ میں assure کراتا ہوں House کو کہ جس طریقے سے ہم off the record اور back channel سے بات کر رہے ہیں، مجھے اللہ کے گھر سے بڑی امید ہے کہ انشاءاللہ یہ معاملہ حل ہوگا، اس لیے اس کو زیادہ اٹھانے کی بجائے، agitate کرنے کی بجائے، وہ جو روٹھے ہوئے ہمارے دوست ہیں، ان کے مسائل ہیں، ان کے گلے ہیں، ہم نے وہ گلے دور کرنے ہیں اور پوری قوم مل کر ان گلوں کو دور کرے گی انشاء اللہ اور میں آپ کو assure کرتا ہوں کہ اگلے دو چار ہفتوں میں ہوسکتا ہے کہ میں آپ کو کوئی بہتر خوش خبری دے سکوں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: راجہ پرویز صاحب۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: جناب چیئرمین! میرا چھوٹا سا سوال ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں، چھوٹا ہے تو کر دیجیے۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: جناب! میں honourable Minister کی بہت عزت کرتی ہوں اور ان کی پریشانی اور position کے لحاظ سے میں سمجھتی ہوں کہ یہ بڑی difficult situation میں ہیں لیکن ایک بات بہت گردش کر رہی ہے عوام میں بھی اور میڈیا میں بھی کہ یہ ابراج کمپنی آخر ہے کس کی۔ اس میں تو لوگ ایک بہت اعلیٰ ترین قیادت کا نام لے رہے ہیں۔ میں یہاں کہوں گی کہ صدرِ پاکستان کا نام لیا جا رہا ہے، یہ ان کی کمپنی ہے، اسی لیے اس سے کسی قسم کی کوئی پوچھ نہیں کی جا سکتی۔ میں وضاحت چاہوں گی کہ کیا یہ بات صحیح ہے یا غلط ؟ یہ بات میڈیا میں آنی چاہیے کہ ان کا کوئی تعلق ہے یا نہیں اور اگر shares ہیں تو کتنے per cent ہیں؟

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ سیمیں صاحبہ! بیٹھ جائیے۔ نمبر 1 آپ کا جو point of order ہے، .this is not proper میں آپ کو rule پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

Rule 216:

(6) A point of order is not a point of privilege.

(7) Member shall not raise a point of order to ask for information.

Ok. I have given the ruling, you cannot ask for information under the rules.

جی راجہ صاحب! آپ بات کیجیے۔

راجہ پرویز اشرف (وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی): جناب چیئرمین! آپ نے محترمہ سینیٹر صاحبہ کے point of order کو قواعد و ضوابط کے خلاف قرار دے دیا لیکن اس کے باوجود آپ کی اجازت سے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہم جب بھی کوئی الزام لگائیں، کسی پر بھی کوئی الزام لگائیں تو ایک ثبوت کے

ساتھ، تحقیق کے ساتھ، اگر کسی کے پاس کوئی ثبوت ہو تو، ورنہ کہنے کو تو یہاں مائیک پر کھڑے ہو کر جس جس کا آپ نام لیتے ہیں، اس پر جتنے الزام کہتے ہیں ان کی میں بوچھاڑ کر سکتا ہوں لیکن یہ کسی بھی طرح، کسی بھی اخلاقیات کے دائرے میں نہیں آتا۔

میں جناب کو یہ گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ یہاں پر دو سوال اٹھائے گئے۔ ایک سوال میرے نہایت ہی honourable دوست اور سینیٹر جناب طارق عظیم صاحب کی طرف سے آیا اور ان کا فرمانا یہ تھا کہ ان کی حکومت کے بارے میں، جو سابقہ حکومت تھی، یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے پچھلے نو سال میں کوئی generation نہیں کی اور جس کی وجہ سے یہ بجلی کا بحران پیدا ہوا، demand and supply کا gap آگیا اور ان کا اشارہ شاید میری طرف تھا او رمیں یہ قبول کرتا ہوں کہ میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ ہر چیز کی کوئی reason ہوتی ہے۔ اگر کوئی چیز وقوع پذیر ہوتی ہے تو اس کی کوئی بنیادی وجہ ہوتی ہے۔ اگر بجلی ملک میں نہیں ہے تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ملک میں بجلی کی demand and supply کا فرق ہے۔ جو generation ہمارے پاس ہونی چاہیے تھی، وہ آج ہمارے پاس نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! چونکہ یہ سوال میں اکثر سنتا ہوں، میں honourable Senators کو بھی دیکھتا ہوں، اپوزیشن کا یہ حق ہے کہ ہم پر تنقید کریں اور میں بخوشی اسے قبول بھی کروں گا، اکثر television talks میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ جناب، بجلی تو ہے لیکن mismanage ہو رہی ہے۔ بجلی تو ہے لیکن circular debt ہے، بجلی تو ہے لیکن ان کے پاس supplies نہیں ہیں، ان کا logistic نہیں ہے۔ تو میں آج آپ کی اجازت سے پوری ذمہ داری کے ساتھ یہاں پر ایک بیان دینا چاہتا ہوں تاکہ اس misperception کا خاتمہ ہو۔ اگر اس کے باوجود کسی کو اعتراض ہو، اس کے پاس کوئی argument ہو، کوئی ثبوت ہو، اس کی نفی کر سکے تو میں بڑی خوشی کے ساتھ اس august forum پر بھی اور ہر TV Channel پر بھی اس کے ساتھ ثبوت کے ساتھ بات کرنے کے لیے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین! حقیقت یہ ہے کہ بجلی کا پہلا بحران 94-1993 میں پیدا ہوا تھا، جب ملک میں یکدم demand and supply میں gapپیدا ہوگیا اور اس وقت بھی

میں خوش قسمتی کہوں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے اس بحران کا مقابلہ کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر planning کی اور Private Power Infrastructure Board کے ذریعے private investment ملک میں لائی گئی۔ اس طرح کوئی ساڑھے پانچ ہزار میگا واٹ IPPs کے ذریعے بندوبست کیا۔ جناب والا! ان IPPs نے 1999 سے لے کر 2000-01 کی اکائی میں generation شروع کی۔ اس وقت بھی جس طرح آج میں یہ سنتا ہوں بہت طرف سے یہ بات ہوتی ہے، میں کہتا ہوں کہ بالکل اگر کسی کے پاس ثبوت ہے تو اس کا یہ حق ہے کہ وہ ہم پر تنقید کرے، اگر ہم کوئی غلطی کر رہے ہیں تو ہم اس کی اصلاح کرلیں لیکن جناب والا! جس وقت وہ معاملہ اٹھا تو اس پورے power sectorکو سیاست کی نظر کر دیا گیا۔ لوگوں کو یہ باور کرایا گیا کہ جناب! یہ تو ذاتی مفاد کی خاطر power stations لگ رہے ہیں، اس میں سے تو commission لیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ اس ساریinvestment کو جو international investors پاکستان میں لے کر آ رہے تھے اس کو sabotage کیا گیا لیکن الحمدللہ اس کے باوجود ان IPPs سے 5500 MW بجلی حاصل ہوئی۔ ان کے owners کو بھی جیلوں میں ڈالا گیا، ان کے خلاف propaganda کیا گیا اور اس پر سیاست چمکانے کی کوشش کی گئی۔ اس پر یہ ہوا کہ جب دوبارہ 2001 آیا تو وہاں تک تو وہ چلتا رہا، 2004 ,2003 ,2002 بھی وہی 5500 MW ضرورت پوری کر رہے تھے جبکہ بجلی کی demand بڑھتی جا رہی تھی۔ جب 2005 آیا تو پہلی مرتبہ ملک میں لوڈشیڈنگ ہوئی جو کہ بہت کم تھی لیکن جب 2006 آیا تو لوڈشیڈنگ بہت زیادہ بڑھ گئی۔ 2007 میں بجلی کا بحران آ گیا، یہاں پر سب کو پتا ہے ،میں بھی الیکشن لڑ کر آیا ہوں، آپ لوگ بھی دیکھ رہے تھے کہ even during election 18, 18, 20, 20 hours کی لوڈشیڈنگ ہوتی تھی۔ میں یہ بڑی ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر PML(Q) الیکشن ہاری ہے تو اور بہت سی وجوہات کے علاوہ یہ بھی ایک major contributing factor تھا کہ ان کے پاس بجلی نہیں تھی۔

جناب والا! اب میں یہ عرض کرنے جا رہا ہوں کہ جو پالیسی1994 میں شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے شروع کی تھی، اس کو جب sabotage کر دیا گیا،

اس sector میں investment بند کر دی گئی، اس کی upgradation ختم کر دی گئی اور پھر نو سال، مجھے شاید یہ نہیں کہنا چاہیے کہ جس system کو نو سالوں کی پوری کوشش کے بعدآپ نے تباہ کیا ، اب آپ ہمیں کہتے ہیں کہ ڈیڑھ سال میں اس کو ٹھیک کر کے دو، ہم نے تو یہ challenge بھی قبول کیا ہے۔ جناب والا! انہوں نے یہ فرمایا--cross talk نہ کریں میں بھی آپ کی باتیں سنوں گا آپ جس طرح بھی کہیں۔ جناب نے یہ فرمایا کہ دیکھیں کہ ہم نے تو generation کی تھی، میں نے کہا کہ اگر آپ نے generation کی تھی، اگر آپ نے بجلی گھر بنائے تھے، اگر آپ system میں بجلی لے کر آئے تھے تو پھر آپ مجھے یہ بتا ئیں کہ 2006, 2007, 2008 میں لوڈشیڈنگ کیوں ہوئی؟

جناب چیئرمین! وہ میرے دوست ہیں، میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ مجھے list دے سکتے ہیں کہ اتنے میگا واٹ آپ نے system میں شامل کیے، میں نے کہا ہاں آپ کے جو بجلی کے وزیر تھے انہوں نے ایک دن floor of the House قومی اسمبلی میں کھڑے ہو کر کہا کہ ہم نے غازی بروتھا بنایا۔ غازی بروتھا کس کا منصوبہ تھا؟ کس نے شروع کیا؟ میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں لیکن اگر آپ نے تنقید برائے تنقید کرنی ہے تو مجھے تنقید برداشت ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہر طرف سے جو بوچھاڑ ہو وہ جائز ہو، میں اس سے اپنی اصلاح کر سکتا ہوں، میری حکومت کر سکتی ہے لیکن خدا کے لیے جب آپ کہتے ہیں کہ یہ لوڈشیڈنگ ہماری وجہ سے ہے تو یہ ایک مضحکہ خیز بات ہے، آپ اپنے ساتھ بھی مذاق کر رہے ہیں، ہمارے ساتھ بھی مذاق کر رہے ہیں، آپ جنرل مشرف کے ساتھ بھی مذاق کر رہے ہیں، آپ شوکت عزیز کے ساتھ بھی مذاق کر رہے ہیں، یہ نہ کریں۔ حقیقت جو بھی ہے وہ بیان کریں، ہم اسے face کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ہم میں اتنی اخلاقی جرأت ہے کہ جہاں ہماری غلطی ہو گی ہم کھڑے ہو کر یہ کہیں گے کہ ہاں! یہ ہماری غلطی ہے۔ ہم اس کی سزا بھگتنے کے لیے بھی تیار ہیں لیکن یہ کیا تماشا ہے اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم جس وقت آپ پاکستان کے عوام کو کسی forum پر کھڑے ہو کر کوئی information دے رہے ہوں تو خدا کے لیے میں کہتا ہوں کہ یہ عام آدمی کا حق ہے لیکن ممبر پارلیمنٹ کا

زیادہ اخلاقی حق بنتا ہے کہ وہ حقیقت پر مبنی بات پاکستان کے لوگوں تک پہنچائے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے circular debt کی بات کی۔ آج میں آپ سے اور پورے ایوان سے یہ بات share کرنے جا رہا ہوں، جناب والا! 190 billion یہ اس وقت چھوڑ کر گئے یا جان بوجھ کر چھوڑ کر گئے۔ ہمیں کہا جاتا تھا کہ ہمارے پاس اتنے billion dollar State Bank میں موجود ہیں اور PEPCO کو یہ کہا گیا کہ جاؤ جا کر بنکوں سے قرضہ لو۔ 35 billion سالانہ markup ادا کرنے کے لیے PEPCO کو چھوڑ دیا گیا اور اس کو ایک Financial crunch میں مبتلا کر دیا گیا۔ اس ادارے کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔ 190 billion ہم نے بجلی کمپنیوں کے دینے ہیں، انہوں نے آگے تیل و گیس کمپنیوں کے دینے ہیں اور انہوں نے آگے refinery کو دینے تھے، چار سو ارب روپے کا یہ circular debt تھا جس نے پورے sector کو جکڑ کر رکھ دیا، جس نے اس کو تباہ و برباد کر دیا۔ اگر ایسا نہیں تھا تو الیکشن میں جب کوئی پارٹی جاتی ہے تو اس کا اس وقت سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے عوام ان کے خلاف ہو جائیں۔جب آپ الیکشن کے لیے جا رہے تھے تو اس وقت جب آپ بجلی نہ دے سکے، کیا وہ ہماری غلطی تھی؟ کیا وہ ہماری وجہ سے circular debt تھا؟ کیا ہماری وجہ سے بجلی کا وہ short fall تھا؟ خدا کے لیے انصاف کریں۔ جناب والا! ہمارے سامنے کیا راستے تھے؟ ایک طرف تو circular debt کا پہاڑ تھا، دوسری طرف PEPCO اربوں روپوں کا مقروض تھا، اس کی viability ختم کر کے رکھ دی گئی اور اس پر generation کا 3500 MW demand and supply کا gap تھا۔ ہم کیا کرتے؟ ہم آپ پر دشنام نہیں دیتے ہیں، ہم 31 March کو حکومت میں آئے ہیں تو ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔ ہمارے سامنے کیا راستے تھے؟ کیا ہم ملک میں بجلی پیدا کیے بغیر اس gap کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ کیا ہم نئے plants شروع کیے بغیر اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ اگر ہم hydro کی طرف جاتے ہیں تو ہمیں آٹھ سال چاہییں، اگر ہم coal کی طرف جاتے ہیں تو ہمیں چھ سال چاہییں، اگر renewable energy کی طرف جاتے ہیں تو اس کے لیے بہت heavy investment اور چار سال کا وقت چاہیے۔ ہم

کیا کرتے؟ ہمیں thermal کی طرف جانا تھا، ہمیں rental لے کر آنے تھے، ہم نے IPPs پر base کرنا تھا۔ آج کوئی بھی wise-man of the country کھڑا ہو کر یہ کہہ دے کہ کیا راستہ تھا جو ہم نے اختیار نہیں کیا؟ کیا ہم نے بحالت مجبوری یہ stop gap arrangementنہیں کیا کہ تین سالوں سے لے کر پانچ سالوں تک ہم اپنا یہ stop gap arrangement کر لیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس بجلی نہیں ہے، ہماری industry کے پاس بجلی نہیں ہے، ہماری industrial growth پر adverse affect ہو رہا ہے، ہمارے agricultural sector پر ہو رہا ہے۔ اس وقت ہم کیا کرتے؟ میں دیکھتا ہوں کہ جس کو power sector کا علم ہی نہیں ہے وہ a,b,c بھی نہیں جانتا وہ ٹی وی میں بیٹھ کر sermon دے رہا ہوتا ہے کہ ایسے کر دیا جائے، ویسے کر دیا جائے۔ جناب والا! میں آپ کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ملک میں لوڈشیڈنگ ہے، ہم نے ایک schedule بھی دیا ہوا ہے، وہ schedule کبھی کبھی disturb بھی ہو جاتا ہے۔ میں آج آپ سے اس august House میں یہ share کرنا چاہ رہا ہوں کہ وہ schedule جس وقت disturb ہوتا ہے تو اس کے پیچھے بھی ایک بات ہوتی ہے۔ 23-06-2009 سے لے کر 23-07-2009 تک اس ایک مہینے میں آپ کو صرف یہ بتاؤں گا کہ ہمارے سامنے کون سے unavoidable معاملات ہوئے، 220 KV Sheikh Muhamadi Daud Khel sabotage ہوا اس کے pylon کو اڑا دیا گیا۔ 500 KV Multan Yousafwala near Khanewal کو wind storm and tornado نے hit کیا۔ 220 KV Sibi Quetta Industrial کو sabotage کر دیا گیا۔ Tarbella Sheikh Muhammadi Peshawar sabotage کر دیا گیا۔ 500 KV Tarbella Ghazi Barotha Line one near Attock sabotage کر دیا گیا۔ 500 KV Tarbella Sheikh Muhammadi Peshawar near Mardan کو wind storm نے تباہ کر دیا۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی جان بوجھ کر غیراعلانیہ load shedding نہیں کرتا لیکن ایسے unavoidable حالات جب آئے، آپ کو اس وقت پتا ہے کہ اس وقت ملک میں کیا ماحول ہے اور آپ ہم سب کس ماحول میں زندہ ہیں۔ جب ایک pylon اڑتا ہے تو میں آج آپ کو share کرتاہوں کہ میں خود PEPCO کو defend نہیں کرتا ، میں خود بھی بہت سختی کر رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے بہت زیادہ fault ہوں گے لیکن ان بچوں

کو جب ہم بھیجتے ہیں کہ جاؤ فوری طور پر repair کرکے آؤ ، آگے mines لگی ہوتی ہیں ان کے پرخچے بھی اڑ جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود ایک سسٹم کو چلانا ہے اور انشا اللہ تعالیٰ ہم چلا رہے ہیں۔

جناب والا! ہمارے ساتھ منگلا ڈیم کا ایک بہت بڑا حادثہ ہوا ہے۔ منگلا ڈیم چالیس سال پہلے بنا تھا اور آج میں آپ کے ساتھ share کر رہا ہوں کہ اس وقت کے designer نے کہا تھا aerial connection نہیں ہو سکتا یہاں پر سطح ایسی ہے کہ اس پر بڑے pylon نہیں لگ سکتے یہاں سے بجلی evacuate نہیں ہو سکتی لہٰذا ایک tunnel بنائی جائے وہ tunnel بنائی گئی۔Tunnel کو آگ لگ گئی اس کی باقاعدہ تحقیق ہورہی ہے تاکہ اس کی رپورٹ سامنے آئے۔ میں نے جا کر وہاں تمام senior لوگوں کو suspend کیا اور ابھی وہ تفتیش بھگت رہے ہیں لیکن میں آپ کو یہ چیز بتا رہا ہوں کہ چالیس سال پہلے جس جگہ کو designer نے ناقابل عمل بنایا کہ یہاں پر ہم line نہیں لگا سکتے، ہمارے لوگوں نے جو دو سال کا کام تھا خدا کےتعالیٰ فضل و کرم سے چند ہفتوں میں کیاہم نے خود ساری ساری رات کھڑے ہوکر کیا اور یہ لوگوں کا ایک ناقابل یقین کارنامہ ہےکہ ہم نے وہاں 400 mega watt retrieveکیا۔ جناب والا! جب کوئی اچھا کام کرے اس کو ضرور appreciate کیا جائے۔ ٹھیک ہےہم بھی اپوزیشن میں رہے ہیں ہم بھی غلطیاں کرتے تھے کبھی بہت زیادہ حملہ کر دیتے تھے لیکن جب کوئی بات ٹھیک ہوتی تھی تو اس کا ساتھ بھی دیتے تھے۔

جناب والا! اب سوال یہ پیداہوتا ہے کہ 31st December, 2009 کا میں نے پروگرام دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے کرم فرما یہاں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ یہ نہیں ہوگا، یہ نہیں ہو سکتا۔ تو ہم نے تمام projects کے sponsors کو کل بلایا اور ان کو کہا کہ آپ بیٹھ کراپنے ایک ایک پروجیکٹ کے متعلق بتائیں کہ کیا اکتیس دسمبر سے پہلے یہ پروگرام مکمل کر دیں گے تو سب نے یقین دلایا اورہم نے اس کو counter check کرنے کے بعدیہ بات کی ہے کیونکہ میں ایک ذمہ دارآدمی ہوں اور ایک سیاسی کارکن ہوں، گلی محلے کی سیاست کرکے یہاں تک پہنچا ہوں مجھے اندازہ ہےکہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میں اس کی ذمہ داری بھی قبول کروں گا

لیکن خدا کے لیے اتنا ضرور سوچیے کہ مشکل ترین حالات ہیں یہ ایک قومی مسئلہ ہےاس پر اگر ہم ایک دوسرے کو چرکے لگانے لگیں تو یہ ٹھیک نہیں ہے، اب ہوتا کیا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ project sponsors آئیں اور ان کو بھی آ کر بتائیں تو اب یہ اکتیس دسمبر کی بات نہیں کرتے ، اب کہتے ہیں کہ مہنگی بجلی خرید رہے ہیں۔ یہ transparent نہیں ہے تو جناب چئیرمین! میں آپ کی وساطت سےاس پورے ایوان کوجو ملک کا سب سے بڑا ایوان ہے ،اس کو بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو projects شروع کیے تھے وہ unsolicited تھے۔ انہوں نے لوگوں کو بلا کر کہا کہ projects لے لو، ہم نے international competitive bidding کی اور اس کے بعد وہاں پر میڈیا موجود تھا، وہاں bidders موجود تھے ان کے سامنے bids کھولی گئیں اور ان کو NEPRA میں بھیجا گیا کہ جاؤ اپنا tariff لے کر آؤ۔ ہم نے اس کو صاف شفاف بنایا، ساری دنیا میں economic meltdown ہے، ساری دنیا میں معاشی بحران ہے اس کے باوجود پاکستان میں چار بلین ڈالر کی investment آئی ہےتو کیا یہ کوئی معمولی بات ہے۔ یہاں کہا جاتا ہے کہ ہم بینکوں کو force کر رہے ہیں کہ ان کو advance دو ۔ جناب والا! پہلے سمجھنے کی تو کوشش کریں، پہلے جا کر وہ agreement تو دیکھیں، وہ concept تو دیکھیں یاپھرکوئی ایسا راستہ بتائیں ۔ جب آپ سے contract میں SPLC مانگی جاتی ہے تو SPLC لینے کے لیے آپ کوپتا ہےبینکوں کا ایک سسٹم ہے وہ ایک پوری amount کا ہوتاہے۔ تو میں اپنی تقریر کو مختصر کرتے ہوئے کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہم مشکل میں ہیں۔ میں نے یہیں اس ایوان میں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ جولائی۔ اگست کے مہینوں میں حبس ہوتی ہے، گرمی ہوتی ہے تو صرف air conditioners کا پانچ ہزار میگاواٹ rise کرتا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے حالات ٹھیک ہو رہے ہیں ہم نے سارا system in line کر لیا ہے، نئی generation آنی شروع ہوگئی ہے ۔ انشااللہ تعالیٰ اگلے مہینے چھ سو میگا واٹ آئے گا اور اسی طرح ستمبر، اکتوبر، نومبر ، دسمبر تک ہمیں 3000 سے 3500 mega watt مل جائے گی اور یہ لوڈ شیڈنگ ختم ہو جائے گی۔ آپ کم از کم اتنا تو انتظار کریں اگر دسمبر کے بعد لوڈ شیڈنگ ہوئی تو you can sprang on me. You can do whatever you like. اس وقت آپ جتنی

الزام تراشی کریں میں قبول کروں گا اور آپ کے سامنے تسلیم خم کروں گا لیکن آج تو ایسی کوئی بات نہ کریں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned.

(Interruption)

Mr. Chairman: Under the rules, there shall be no discussion on a point of order. The House stands adjourned to meet again on Monday the 27th July, 2009. Thank you.

(The House was then adjourned to meet again on 27th July 2009 at 5.p.m.).